Gulzar Waseeb

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مثنوی گلزار نسیم

برائے فرم

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و بکسیلرز پروپرائٹرز

دین محمدی الیکٹرک پریس کشمیری بازار لاہور

بل روڈ

بہ اہتمام ملک محمد عارف پرنٹر دین محمدی الیکٹرک پریس نمبر ۱۷

سرکلر روڈ لاہور سے طبع کرا کر سنہ ۱۹۴۰ء میں

ملک دین محمد نے کشمیری بازار لاہور سے شائع کیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری — ثمرہ ہے قلم کا حمد باری — کرتا ہے یہ دو زبان سے یکسر
حمد حق و مدحت پیمبر — پانچ انگلیوں میں حرف ان سے — یعنی کہ مطیع پنج تن ہے
ختم اسپہ ہوئی سخن پرستی — کرتا ہے زبان کی ہمیشہ دستی — . . . . . .

خواستگاری جناب باری سے مثنوی گلزار نسیم کی ترتیب کے واسطے

یارب میرے خامے کو زبان دے — منقار ہزار داستاں دے — افسانہ گل بکاؤلی کا
افسون ہو بہار عاشقی کا — ہر چند سنا گیا ہے اس کو — اُردو کی زبان میں سخنگو
وہ نثر ہے داد نظم دو نمین — اس مے کو دو آتشہ کر دنمین — ہر چند اگلے جو اہل فن تھے
سلطان قلمرو سخن تھے — آگے اِن کے فروغ پانا — سورج کو چراغ ہے دکھایا
پر بحر سخن سدا ہے باقی — دریا نہیں کاربند ساقی — طعنے سے زبان نکتہ چیں روک
رکھ کے مرے اہل خانہ میں نوک — خوبی سے کرے دلونکو تسخیر — نیرنگ نسیم باغ کشمیر
نقطے ہوں سپند خوش بیانی — جدول ہو حصار سحر خوانی — جو نکتہ لکھوں کہیں نہ حرف آئے
مرکز پہ کشش مرے پہنچ جائے — . . . . . — . . . . . .

داستان تاج الملوک شاہزادہ اور زین الملوک بادشاہ مشرق کی

روداد زبان پاستانی — یوں نقل ہے خامے کی زبانی — پورب میں ایک تھا شہنشاہ
سلطان زین الملوک ذی جاہ — لشکر کش و تاج دار تھا وہ — دشمن کش و شہریار تھا وہ
خالق نے دیئے تھے چار فرزند — دانا عاقل زکی خردمند — نقشہ ایک اور لے جمایا
پس ماندہ کا پیش خیمہ آیا — امید کے نخل نے دیا بار — خورشید حمل ہوا نمودار
وہ نور کہ صدقے مہر انور — وہ رخ کہ ٹھیرے آنکھ جسپر — نور آنکھ کا کہتے ہیں پسر کو
چشمک تھی نصیب اس پدر کو — خوش ہوتے ہی طفل مہ جبیں سے — ثابت یہ ہوا ستارہ بین سے
پیارا یہ وہ ہے کہ دیکھ اسکو — پھر دیکھ نہ سکے گا کسی کو — نظروں سے گرا وہ طفل ابتر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مانند سرشک دیدۂ تر | پردے سے نہ دایہ نے نکالا | پتلی سا نگاہ رکھ کے پالا

تھا افسر خسرواں وہ گلفام | پالا تاج الملوک رکھ نام | جب نام خدا جوان ہوا وہ
مانند نظر رواں ہوا وہ | آتا تھا شکارگاہ سے شاہ | نظارہ کیا پدر نے ناگاہ
ضاد آنکھوں کی دیکھ کر پسر کی | بینائی کے چہرہ پر نظر کی | مہر لب سہ ہوئی خموشی
کی نور بصر نے چشم پوشی | دی آنکھ جوشہ نے رونمائی | چشمک سے نہ بھائیوں کو بھائی
ہر چند کہ بادشاہ نے ٹالا | اوس ماہ کو شہر سے نکالا | گھر گھر یہی ذکر تھا یہی شور
خارج ہوا نور دیدۂ کور | آیا کوئی لے کے نسخۂ نور | لایا کوئی جا کے سرمہ طور
تقدیر سے چل سکا نہ کچھ زور | بینا نہ ہوا وہ دیدۂ کور | ہوتا ہے وہی خدا جو چاہئے
مختار ہے جسطرح بنائے | . . . . . | . . . . . .

جانا چاروں شاہزادوں کا بہ تجویز کحال تلاش گل بکاولی کو

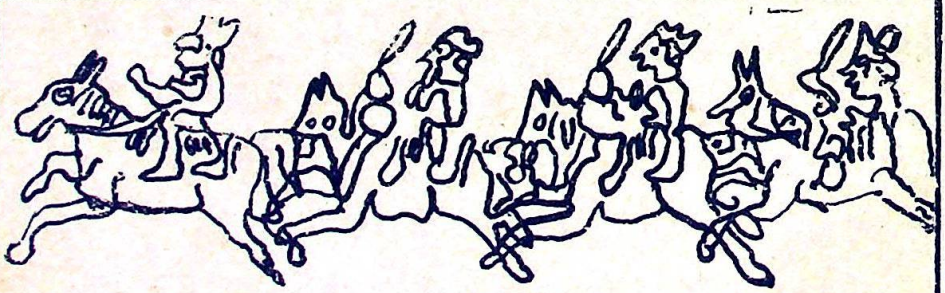

پایا جو سفید چشم صفحا | یوں میل قلم نے سرمہ کھینچا | تھا اک کحال پیر دیریں
عیسے کی تھیں سنے آنکھیں دیکھیں | وہ مرد خدا بہت کرا ہا | سلطان سے ملا کہا کہ شاہا
ہے باغ بکاولی میں ایک گل | پلکوں سے اوسی پہ مار جنگل | خورشید میں یہ ضیا کرن کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے مہر گیا اوسے چمن کی ! اوس نے تو گل ارم بتایا لوگون کو شگوفہ ہاتھ آیا
شاہزادے ہوئے وہ چارون تیار رخصت کئے شہ نے چارو ناچار شاہانہ چلے وہ لیکر ہمراہ
لشکر اسباب خیمہ خرگاہ وہ بادیہ گرد خانہ برباد یعنے تاج الملوک ناشاد
میدان میں خاک اُڑا رہا تھا دیکھا تو وہ لشکر آرہا تھا پوچھا تم لوگ خیل کے خیل
جاتے ہو کدہر کو صورت بیل یہ لشکر کا اک سپاہی جاتی ہے ارم کو فوج شاہی
سلطان زین الملوک شہرور دیدار پسر سے ہو ہو کنار منظور علاج روشنی ہے
مطلوب گل بکاولی ہے گل کی جو خبر سنائی اسکو گلشن کی ہوا سمائی اسکو!
ہمراہ کسی لشکری کے ہو کر قسمت پہ چلا یہ نیک اختر

غلام ہونا چارون شاہزادون کا چوسر کھیل کر دلبر بیسوا سے

نقطوں سے قلم کی مہرہ بازی یوں لائی رنگ بدطرازی یکچند پھرا کیا وہ اینوہ
صحرا صحرا وہ کوہ ارم کو بلبل ہوئی سب ہزار سی سے گل کا نہ پتا لگا کسی سے
وارد ہوئے اک جگہ سر شام فردوش تھا اس مقام کا نام اک نہر تھی شہر کے برابر
ٹھٹکے سیارے کہکشان پر اک باغ تھا نہر کے کنارے جویائے گل اس طرف سدھارے
دلبر نام ایک بیسوا تھی اُس ماہ کی وان محلسرا تھی دروازے سے فاصلہ پہ گھر تھا
نقارا چوبدار در تھا بیجا و بجا نہ سمجھے انسان نقارہ بجا کے ٹھیرے نادان
آواز پہ اوہ لگی ہوئی تھی آپ آن کی ٹھاٹ دیکھتی تھی جس شخص کو مالدار پاتی
باہر سے اُسے لگا کے لاتی بٹھلا کے جوے کا ذکر اٹھاتی چوسر میں وہ لوٹتی سراسر
جیت اسکی تھی ہاتھ جو کچھ آتا اس کا کوئی ہتھکنڈا نہ پاتا بلی کا جو سر چراغان تھا
چوہا پائے کا پاسبان تھا اولاتی اُڑی پہ قسمت آسا بلی جو دیا تو موش باسا
جیتے ہوئے بندے تھے ہزاروں قسمت نے پھنسائے یہ بھی چارون صیاد نے لائی پھانس کر صید

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

کرسی پہ بٹھائے نقش امید — گھاتیں ہوئیں دلبر مایوں کی — باتیں ہوئیں آشنایوں کی
رنگ اس کا جما تو لاکے چوسر — کھیلی وہ کھلاڑ بازی بدکر — وہ چھوٹ پہ تھی یہ میل سمجھے
بازی چوسر کی کھیل سمجھے — امروز تھی مال وزر پہ کھیلے — سامان ہارے تو سر پہ کھیلے
بدبختی سے آخری جو اتھا — بندہ ہونا بدا ہوا تھا — دو ہاتھ میں چارون اُسنی لوٹے
پنجے میں پھنسے تو چھکے چھوٹے — ایک ایک سو رات بھر نہ چھوٹا — پو پھٹتے ہی جگ ان کا لوٹا
زندان کو چلے مچل مچل کر — زردوں کیطرح پھرے نہ چل کر — لشکر میں سے جو گیا سوئے شہر
پانی سا پھرا نہ جانب نہر — . . . . . — . . . . . .

جیتنا تاج الملوک کا دلبر بیوا کو اور چھوڑ کر روانہ ہونا تلاش گل بکاولی میں

لانا زر گل جو ہے ارم سے — یوں صفحے پہ نقش ہے قلم سی — وہ ریگ روان کا گرد لشکر
یعنے تاج الملوک ابتر — حیران ہوا کہ یا الٰہی — لشکر پہ یہ کیا پڑی تباہی
اٹھا کر خیر تو لیجے چل کر — گذرا در باغ بیوا پر — حیران تھا یہ بلند پایہ
نکلی اندر سے ایک دایہ — لڑکا کوئی کھو گیا تھا اُس کا — ہم شکل یہ مہ تھا اس کا
بولی کہ وہ نام کیا ہے تیرا — فرزند اسی شکل کا تھا میرا — بولا وہ کہ نام تو نہیں یاد
طفلی میں ہوا ہوں خانہ برباد — لیکن یہ میں جانتا ہوں دلگیر — مادر تھی مری بھی ایسی ہی پیر
بیٹا وہ سمجھ کے جی سے اسکو — گھر لائی ہنستی خوشی ہی اسکو — جاتی تھی اُدھر سے دو جواری
ایک ایک کی کر رہا تھا خواری — کہتے تھے فریب دو گیا تم — شہزادے سے ہم نہ بیوا تم
ذکر اپنے برادرون کا سن کر — بولا وہ عزیز سن تو مادر — کون ایسی کھلاڑ بیوا ہے
شہزادوں کو جس نے زچ کیا ہے — بولی وہ کہ ہاں جو آہے بکام — دلبر ایک بیوا ہے خود کام
بلی پہ چراغ رکھ کے سب کو — چوسر میں وہ لوٹتی ہے سب کو — پاسے کی ہے کل چراغ کیساتھ
وہ بلی کے سر پہ جو ہے کی ہاتھ — شہزادی کہیں کی تھی بداقبال — بندے ہوئی ہار کر زوال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھائی تھے جوش زن کہاں جائے — صدمہ ہوا درد سے کہا ہائے — یاسے کا چراغ کا اُلٹ پھیر
سوجھا نہ انہیں یہ دیکھو اندھیر — سوچا وہ کہ اب تو ہم ہیں آگاہ — جیتے ہیں تو جیت لینگے ناگاہ
اک بلی جھپٹی چوہے کو پھانپ — نیولے نے بھگا دیا دکھا شانپ — سمجھا وہ کہ ہے شگون زالا
نیولا پکڑ آستین میں پالا — چوسری کے سکنے کو یکسر — گھوما وہ برنگ زرد گھر گھر
اک روز اُسے مل گیا امیر ایک — وہ صاحب جاہ دل سے تھا تنگ — اشراف سمجھ کے لیگیا گھر
بخشا اُسے اسپ جامہ وزیر — اوس گل کے جو ہاتھ میں زر آیا — جانبازی کو سوئے دلبر آیا
ملتی تھی کھلاڑ ڈنکے کی چوٹ — نقارہ و چوب میں چلی چوٹ — آواز وہ سن کے در پر آئی
ہمراہ اُسے لیکے اندر آئی — کام اُس کا تھا بسکہ کھیل کھانا — چوسر کا جما وہ کارخانہ
وہ چشم و چراغ بیسوا کے — کرنے لگے تاک جھاک آکے — نیولا کہ وہ مار آستین تھا
چٹکی کے بجاتے ہی وہیں تھا — بلی تو چراغ پا تھی خاموش — بل ہوگیا موش کو فراموش
ہنس ہنس کے حریف کو رلایا — مانند سہا اُسے جلایا — بارے بہزار بد دماغی
لے خضر نے غولسے چراغی — پاسے چلی نہ چغل سازی — اُجڑی وہ بساط سے بازی
سب ہار کے نقد و جنس بارے — جیتے ہوے بندی بد کی ہارے — بنیاد جو کچھ تھی جب گنوائی
تب خود وہ کھلاڑ مہری آئی — پھر پاسے نے کی نہ پاسداری — ہمت کیطرح وہ دل سے ہاری
پاسے کی بدی ہے آسکارہ — راجہ نل سلطنت ہے ہارا — سوچی یہ کہ اب بھی چال ہیٹے
شادی کا مزا نکال رہئے — بولی بہزار عجز و زاری — تم جیتے میاں میں تم سے ہاری
لونڈی ہوں نہیں مول مجھ کو — خدمت میں کرو قبول مجھکو — بولا وہ کہ سُن یہ ہتھکنڈے چھوڑ
نقارہ در کو چوب سے دوڑ — یہ مال یہ زر یہ جتنے بندے — یونہی یہیں رکھ نجس خندے
بالفعل ارم کو جاتے ہیں ہم — انشاء اللہ آتے ہیں ہم — بولی وہ سنو تو بندہ پرور
گلزار ارم ہے پریونکا گھر — انساں و پری کا سا منا کیا — مٹھی میں ہوا کا تھا منا کیا
شہزادہ ہنسا کہا کہ دلبر — کچھ بات نہیں جو رکھیئے دلپر — انسان کی عقل اگر نہ ہو گم
ہے چشم پری میں جادو مردم — یہ کہکے اٹھا کہا کہ لو جان — جاتے ہیں کہا خدا نگہبان
دولت تھی اگرچہ اختیاری — یا مردمی سے اس پہ لات ماری — جز جیب نہ مال پر پڑا ہاتھ
جز سایہ نہ کوئی بھی لیا ساتھ — درویش تھا بندۂ خدا وہ — اللہ کے نام پہ چلا وہ

. . . . . .

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پہنچنا تاج الملوک کا سرنگ کھدوکر باغ بکاولی میں اور گل لے کر پھرنا

کرتا ہے جو طے سواد نامہ
یوں حرف ہین نقش پائے جامہ
وہ دامن دشت شوق کا خار

یعنے تاج الملوک دل زار
اک جنگلے میں جا پڑا جہاں گرد
صحرائے عدم بھی تھا جہاں گرد

سائے کو پتہ نہ تھا شجر کا
عنقا تھا نام جانور کا
مرغان ہوا تھے ہوش راہی

نقش کف پا تھے ریگ ماہی
وہ دشت کہ جس مین پھنک دو
یا ریگ روان تھی یا وہ زہرو

ڈنڈا تھا ارم کے بادشاہ کا
ایک دیو تھا پاسبان بلا کا
دانت اسکے گور کن قضا کے

دو ہفتے رہ عدم کے ناکے
سر پر پایا بلا کو اس نے
تسلیم کیا قضا کو اس نے

بھوکا کئی دن کا تھا وہ ناپاک
فاقوں سے رہا تھا پھاند کر خاک
بے ریشہ بر طفل نوجوان تھا

حلوا بے دود بے گمان تھا
بولا کہ چکھونگا میں یہ انسان
اللہ اللہ شکر احسان

شہزادہ کہ منہ میں تھا اجل کے
اندیشہ سے رہ گیا دہل کے
پل مارنے کی ہوئی جو دیری

سبحان اللہ شان تیری
استر گئی جاتے تھے ادھر سے
پر آرد و رو غن و شکر سے

وہ دیو لپک کے مار لایا
غراتے ہوئے شکار لایا
اونٹوں کی جو نو تھیں دیو لایا

دم اس کا نہ اس گھڑی سمایا
تیوار کے وہیں وہ بار بردش
بیٹھا تو گرا گرا تو بیہوش

چاہا لرس نے کہ مار ڈالو
یا بھاگ سکو تو راستہ لو
وہ اونٹ تھے کاروان کے

سب ٹھاٹھ تھے مہمانیوں کے
میدا بھی شکر بھی گھی بھی بافراط
خاطر مین یہ اس لشکر کے آیا

میٹھا اس دیو کو کھلاؤ
گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو
حلوے کی پکا کے اک کڑھائی

سر پر دیو کو چڑھائی
ہر چند کہ تھا وہ دیو گڑوا
حلوے سے کیا منہ اسکا میٹھا

کہنے لگا کیا مزا ہے دلخواہ
اے آدمی زادہ واہ واہ
چیز اچھی کھلائی تونے مجھ کو

کیا اسکے عوض مین دونیں تجھ کو
بولا وہ پہلے قول دیجے
پھر جو میں کہوں قبول کیجے

وہ ہاتھ پر اس کے مار کر ہاتھ
بولا کہ ہے قول جان کیسا
بولا وہ کہ قول اگر یہی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بدعہدی کے پر نہیں سمجھی ہے — گلزار ارم کی ہے مجھے دھن — بولا کہ مارے بشر وہ گلبن
خورشید کے ہم نظر نہیں ہی — اندیشے کا واں گذر نہیں ہے — واں موج ہوا ہوا اس پہ اژدر
واں ریگ زمین زمین پہ اخگر — ہوتا جو نہ قول کا سہارا — بچتا نہ یہین تو خیر ہارا
رہ جا مرا بھائی ایک ہے اور — شاید کچھ اس سے بن پڑین طور — اک ٹیکرے پر گیا بلایا!
وہ مثل صدائے کوہ آیا — حال اُس سے کہا کہ قول ہارا — ہے پیر یہ نوجوان ہمارا
مشتاق ارم کی سیر کا ہے — کوشش کرو کام خیر کا ہے — حمالہ نام دیونی ایک
چھوٹی بہن اسکی تھی بڑی نیک — خط اسکو لکھا بایں عبارت — اے خواہر مہربان سلامت
پیارا ہے مرا یہ آدمی زاد — رکھیو اسے جس طرح مری بات — انسان سے چاہیے کچھ چو سازش
مہمان ہے کیجیو نوازش — خط لیکے بشر کو لے اڑا دیو — پہنچا حمالہ پاس لے دیو
بھائی کا جو خط بہن نے پایا — بھیجے ہوئے کو گلے لگایا — اس دیونی پاس اک حسین تھی
زنبور کے گھر میں انگبین تھی — محمودہ نام دخت آدم — لے آئی تھی دیکے دیونی دم
جوڑا ہم جنس ہاتھ آیا — محمود آکے گلے لگایا — دن بھر تو الگ ٹھلک ہی تھی وہ
دو وقت سے شام کو ملے وہ — تھے ضبط حیا کے امتحان میں — پردہ رہا ماہ میں کتان میں
آپس میں کھلے نہ شرم سے وہ — خاطر کی طرح گرہ رہے وہ — بولا وہ افسردہ دل سحر گاہ
کیا سرد ہوا ہے واہ واہ — بولی وہ کہ ہونے کو ہوا ہے — جو غنچہ کو گل کرے صبا ہے
بولا وہ یہی تو چاہتا ہون — گل پاؤن تو میں ابھی ہوا ہون — پیراہن گل کی بو تھی مطلوب
یوسف نے کہا وہ حال یعقوب — اول کہی بدنگا ہی اپنی — بعد اس کے وہ سب تباہی اپنی
کھولی تھی زبان منہ اندھیرے — کہتے سنتے اُٹھے سویرے — پوچھا حمالہ نے مری جان
ہم جنس ملا نکالے ارمان — بولی وہ کہ کہتے آتی ہی شرم — دل سرد رہا بغل ہوئی گرم
ناکامی کے جب وہ طور سمجھی — وہم اس کو ہوا کچھ اور سمجھی — پوچھا کہ بتاؤ تو روگ کیا ہے
درمان ہے کہ درد لا دوا ہے — بولی وہ کہ ہے تو در لیکن — تم چاہو تو ہے دوا بھی ممکن
وہ بولی جو تو کہے زبان سے — تارے تو اُتار دون آسمان سے — چہرہ کو چھپا کے زیر چادر
محمود نے کہا کہ مادر — باپ اسکا ہوا اندھی پن سے مجہول — مطلوب بکاولی کا ہے پھول
دل داغ اسکا برائے گل ہے — نرگس لیئے ہوائے گل ہے — ساعی تھی بدل یہ کہنے والی
راہ اُس نے سرنگ کی نکالی — دیوون سے کہا کہ چوہی بن جاؤ — تا باغ ارم سرنگ پہنچاؤ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سن حاجت لقب بہر گلگشت — کترا چوہوں نے دامن دشت — پوشیدہ زمین کے دل میں کی راہ
حد ماندہ کی خوش پھری اسی راہ — جب مہر نہ زمین سمایا — اس نقب کی راہ آدم آیا
صحن چمن ارم میں اک جا — بوٹا سایہ زمین سے نکلا — کھیکا جو نگاہیا نون کا تھا
دھڑکا یہی دل کا کر رہا تھا — گوشے میں کوئی لگا نہ ہووے — خوشہ کوئی تاکتا نہ ہووے
گو باغ کے پاسبان غضب تھے — خوابیدہ برنگ سبزہ سب تھے — نرگس کی کھلی نہ آنکھ یکچند
سوسن کی زبان خدانے کی بند — خوش قدوہ چلا گل وسمن میں — شمشاد روان ہوا چمن میں
ایوان بکاولی جدھر تھا — حوض آئینہ وار بام و در تھا — رکھتا تھا وہ آب سے سوتاب
چندے خورشید چندے مہتاب — پھول اسکا اندھے کی دوا تھا — رشک جام جہان نما تھا
پانی کے جو بلبلون میں تھا گل — پہنچا لب حوض سے نہ جیگل — پوشاک اتار اتر کے لایا
پھولا نہ وہ جامے میں سمایا — گل لیکے بڑھا وہ باغ بر کف — چوری سے چلا چراغ بر کف
بارہ دری واں جو سونکی تھی — سو خوابگہ بکاولی تھی — گول اسکے ستون تھے ساعد چو
چلمن مژگان چشم مخمور — دیکھا تا تھا وہ مکان جادو — محراب سے در سے چشم و ابرو
پردہ جو حجاب سا اٹھایا — آرام میں اس پری کو پایا — بند اس کی وہ چشم نرگس تھی
چھاتی کچھ کچھ کھلی ہوئی تھی — سیٹی تھی جو محرم اس قمر کی — پر جون پہ سے چاندنی تھی سرکی
لپٹے تھے جو بال کروٹوں میں — بل کھا گئی تھی کر لٹوں میں — چاہا کہ بلا گلے لگائے
سوتے ہوئے فتنے کو جگائے — سوچا کہ یہ زلف کف میں لپٹی — ہے سانپ کی منہ میں انگلی دیتی
یہ پھول نہیں اژدہوں کا ہے سن — یہ کالے چراغ کے ہیں دشمن — گل چین کی ہنسی نہ ہووے بالکل
خندہ نہ ہو برق حاصل گل — پھر سمجھین گے ہے جو زندگانی — کچھ نام کو رکھ چلو نشانی
انگشتری اپنی اس سے بدلی — مہر خط عاشقی مسلمی — آہستہ پھرا وہ سرو بالا
سایہ بھی نہ اس پری پہ ڈالا — ہیبت سا زمیں کی دل میں آیا — اندیشے کی طرح سے سمایا
جب نقب افق سے مہر تابان نکلا تو وہ ماہ رو خوبان! — گل ہاتھ میں مثل دست بیضا
اوس نقب کے آستین سے نکلا — وہ دیو نی او روہ دخت انسان — دونوں تھیں اسکی منتظر واں
گل لیکے جب آملا وہ گلچین — اس نقب کی رخنہ بندیاں کین

آواز ہونا بکاولی کا تاج الملوک گل چین کی تلاش میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ان کا جو الم چمن چمن ہے
یوں بلبل خامہ نغمہ زن ہے
گل چین نے وہ پھول جب اڑایا

اور غنچہ صبح کھلکھلایا
وہ سبزہ باغ خواب آرام
یعنے وہ بکاولی گل اندام

جاگی مرغ سحر کے غل سے
اٹھی نکہت سے فرش گل سے
منہ دھونے جو آنکھ ملتی آئی

پر آب وہ چشم حوض پائی!
دیکھا تو گل ہوا ہوا ہے
کچھ اور ہی گل کھلا ہوا ہے

گھبراتی کہ ہیں کدھر گیا گل
جھنجھلائی کہ کون دیگیا جل
ہے ہے مرا پھول لیگیا کون

ہے ہے مجھے خار دیگیا کون
ہاتھ اس پہ اگر پڑا نہیں ہے
بو ہو کے تو پھول اڑا نہیں ہے

نرگس تو دکھا کدھر گیا گل
سوسن تو بتا کدھر گیا گل
سنبل مرا تازیانہ لانا

شمشاد انہیں سولی پر چڑھانا
تھرائیں خواصیں صورت بید
ایک ایک سے پوچھنے لگی بھید

نرگس نے لگا ہبازیاں کیں
سوسن نے زبان درازیاں کیں
پتائی پتے کو جب نہ پایا

کہنے لگی کیا ہوا خدایا
اپنوں میں سے پھول لیگیا کون
بیگانہ تھا سبزی کے سوا کون

سنبل کے سوا چرانے والا!
اوپر کا تھا کون آنے والا
جس کف میں وہ گل ہو داغ ہو جائے

جس گھر میں ہو گل چراغ ہو جائے
بولی وہ بکاولی کہ افسوس
غفلت سے یہ پھول پر پڑی اوس

آنکھوں سے عزیز گل مرا تھا
پتلی وہی چشم حوض کا تھا
نام اس کا صبا نہ لیتی تھی میں

اس گل کو ہوا نہ دیتی تھی میں
گل چیں کا جو ہائے ہاتھ ٹوٹا
غنچے کے بھی منہ سے کچھ نہ پھوٹا

او خار پڑا نہ تیرا جنگل!
مشکین کس لین نہ تو نے سنبل
او باد صبا ہوا نہ بتلا

خوشبوئی سگھا پتا نہ بتلا
بلبل تو چہک اگر خبر ہے
گل تو ہی مہک بتا کدھر ہے

لرزاں تھی زمین یہ دیکھ کہرام
تھی سبزی سے راست موبراندام
انگلی لب جویبار رکھ کے شمشاد

تھا دم بخود اسکی سن کے فریاد
جو نخل تھا سو چ میں کھڑا تھا
جو برگ تھا ہاتھ مل رہا تھا

رنگ اسکا غرض لگا بدن سے
گل برگ سے کف لگی وہ ملنے
بد نیکی انگوٹھی ڈھیلی پائی

دست آویز اس کے ہاتھ آئی
خاتم تھی نام کی نشانی
انسان کی دست برد جانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہاتھوں کو ملا کر کہ ہیہات — خاتم بھی بدل گیا ہے بدذات — جس نے مجھے ہاتھ سے لگایا
وہ ہاتھ لگے کہیں خدایا — عریاں مجھے دیکھ کر گیا ہے — کھال اسکی جو کھینچیے سزا ہے
یہ کہہ کے جنون میں ہو غضبناک — خون روئی لباس کو کیا چاک — گل کا سا لہو بھرا گریبان
سبزے کا سا تار تار دامان — دکھلا کے کہا سمن پری کو — اب چین کہاں بکاؤلی کو
ہے بسکہ عیار سے بھری وہ — آندھی سی اٹھی ہوا ہوئی وہ — کہتی تھی پری کہ اڑ کے جاتی
گل چین کا کہیں پتہ لگاتی — ہر باغ میں پھولتے پھری وہ — ہر شاخ پہ جھولتے پھری وہ
جس تختے میں مثل باد جاتی — اس رنگ کے گل کی بو نہ پاتی — بیوقت کسی کو کچھ ملا ہے
پتا نہیں حکم بن ہلا ہے — . . . . . — . . . . . .

پہنچنا تاج الملوک کا ایک اندھے فقیر کے تکیے پر اور آزمانا گل کا

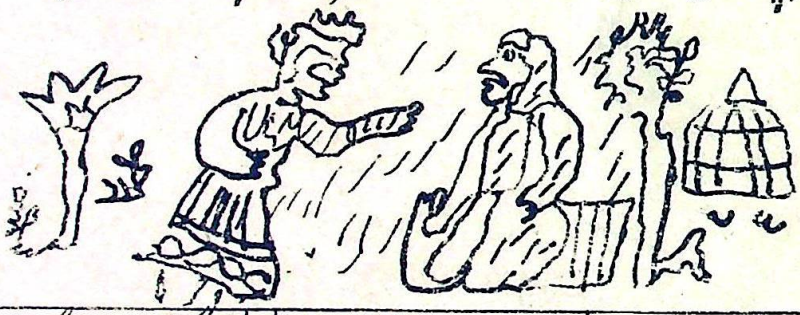

پھرنا جو وطن کا مدعا ہے — اب صفحہ پہ یوں قلم پھرا ہے — وہ گلشن مدعا کا گل چیں!
یعنے تاج الملوک حق بین — جس وقت وہ گل چمن سے لایا — محمود اخوش ہوئی کہ آیا
کہنے لگی لو مراد پائی — بولا وہ جویان سے ہو رہائی — گل کی وہ غرض آشکارہ
جوبن کی طرح اسے ابھارا — جب دیو سیاہ شب سی مہتاب — رخصت ہوا جیسے چشم سے خواب
اور گل لئے آفتاب تابان — ہنگام سحر ہوا شبا بان — وہ مہروش اور وہ ماہ پیکر
اس دیو نی پاس آئے مضطر — گل کی وہ غرض جتائی اسکو — رخصت کی طلب سنائی اسکو
کیا کہتی وہ دیو نی کہا جاؤ — دیووں سے کہا کہ تخت لے آؤ — دو بال و پے کہ لو مری لاگ
جب وقت پڑے دکھائیو آگ — دیو ان کو سریر پہ بٹھا کے — پرواز کنان ہوا پہ جا کے
بولے کہ کدھر چلو گے کہ دو — فردوس کے رخ کہا ادھر کو — وہ مڑ کے ادھر کو اڑ کے آئے
گلزار میں بیسوا کے لائے — وقت سحر اور خنک ہوا تھی — گلگشت چمن میں بیسوا تھی
چار آنکھیں ہوئیں تو تھے شناسا — قدموں پہ گری وہ سایہ سا — صدقے ہو کر کہا خوش آئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جس گل کی ہوا لگی تھی لائی ہمراہ یہ کون دوسری ہے سایہ ہے کہ ہمقدم پری ہے
بولا شہزادہ شکر ہے ہاں پُر ہے گل آرزو سے داماں محمودا نام ہیں جو یہ ساتھ
پھول اُن کے سبب سے آگیا ہاتھ جیتا تو پھرا وہ رشک شمشاد قیدی کئے بیسوانے آزاد
شہزادے نے بھائیونکے لئے نام بھجوایا برائے داغ پیغام جھوٹون اس نے تھا اُن کو تایا
پچون کھونون داغ کھایا داغا تو چلے تفنگ سے وہ چھوٹے قید فرنگ سے وہ
چھوڑا ہوس گل وچمن کو چارون داغی پھرے وطن کو بندوں کو کیا جب اس نے آزاد
آیا لب جو وہ رشک شمشاد اسباب کا کشتیون پہ کر بار سونپا سب ناخدا کو گھر بار
جب متصل آگیا وطن کے خندے یاد آئے مردوزن کی سوچا کہ میں خود ہوں خانہ برباد
کیا جانیئے کیا پڑیگی افتاد لازم ہے گل اپنے ہاتھ رکھیئے موقع نہیں بھیڑ ساتھ رکھیئے
لنگر کا انہیں کیا اشارہ خود کشتی سے کر گیا کنارہ وہ پوربی کر کے جو گیا بھیس
جنگل کی راہ سے چلا پردیس تکیہ پہ فقیر پیر اندھا اگ گوشے میں آنکھیں مانگتا تھا
تھا نقش قدم سا خاک رہ پر ٹھیرا وہ مسافر اُس جگہ پر بے تجربہ بھی نمائش گل
واجب تھی آزمائش گل تپلی پہ زر گل آزمایا سونے کی کسوٹی پر چڑھایا
گل سے ہوئی چشم کور تاباں ہو جیسے چراغ سے چراغاں مُنہ دیکھ کے اُس نے دین دعائیں
پہنچے سے مژہ کے لین بلائیں گل کے جو اثر سے شادمان تھا گل چین وہ ہوا ہے ہمعنان تھا

ملنا چارون شہزادون اور چھن جانا گل بکاولی کا تاج الملوک سے اور پینا ہونا چشم زین الملوک کا

ہے بسکہ یہ چرخ جور پیشہ یوں خارہ قلم ہے ریشہ یہ جا کے اُسی جگہ پہ ناگاہ
آپہنچے وہ چارون غول گمراہ کہتے تھے کہ واہ رے مقدر کس شکل سے پھر کے جاتے ہیں گھر
کیا رنگ زمانے نے دکھائے گل لینے گئے تھے داغ لائے کس مُنہ سے پدر کے آگے جائیں
کیونکر بے پھول مُنہ دکھائیں ٹھیرے کہ اور پھول لے جائیں کھال کو بیوقوف ٹھیرائیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اک باد ہوائی توڑ کر پھول — کہتے تھے پھوں پھول کر غول — کیا پھول ہے کیا اثر ہے اسمیں
ہوجاتی ہین روشن اندھی آنکھیں — وہ کور کہ ہو چکا تھا بینا — دیکھا اُس نے جو یہ قرینا
بولا کہ یہ گل وہ گل نہیں ہے — اُس پھول کی اور گل زمین ہے — وہ جوگی جو جانتے ہیں اگر آئیں
دکھلائیں وہ گل تو آنکھیں کھلجائین — میں کور بھی ہو چکا ہوں بینا — اندھا نہیں اب ہوا ہوا ہوں بینا
چارونکو تھی حسرتِ گل تر — جو پائی ہو کیطرح چل — اوس جوگی کے جب برابر آئے
باہم کہا دیکھو پھول لائے — گل ہے کہ علاج نور ہے یہ — گل ہے کہ چراغ طور ہے یہ
جوگی یعنے وہ شاہزادہ — بولا کہ بکو نہیں زیادہ — پاتے اگر اُس درخت کی چھاؤں
رکھتے ہی نہ تم زمین پر پاؤں — ڈینگ آپکی سب فضول ہی یہ — وہ گل یہ نہیں وہ پھول ہی یہ
یہ کہ کے جو جیب سے نکالا — اُن مُفت بروں نے ہاتھ ڈالا — قوت میں وہ چار تھے یہ بیکس
شورش میں وہ چار موج یہ خس — غولوں نے بزور پھول اُڑایا — اُس خضر کو راستہ بتایا
گل پانی سے بسکہ سرخرو تھی — گھوڑوں پہ ہوا کی مثل بو تھی — تعجیل سے روبراہ آئے
گل لیکر حضور شاہ آئے — گل لائے جو نور دیدہ دلخواہ — آنکھوں کیطرح پھڑک گیا شاہ
پنجے سے پلک کے پھول اُٹھایا — اندھے نے گل آنکھوں سے لگایا — نور آگیا چشم آرزو میں
آیا پھر آب رفتہ جو مین — خورشید بصر گہن سے چھوٹا — خیرات کے در کا قفل ٹوٹا
دولت جو پاس تھی لٹائی — زر بخشا گل کے رونمائی — ایک ایک کو اِس قدر دیا زر
محتاج و گدا ہوئے تونگر — سجوائے طرب کے کارخانے — بجوائے خوشی کے شادیانے

پہنچنا بکاولی کا دارالخلافت زین الملوک میں اور وزیر ہوکر تاج الملوک کی تلاش میں رہنا

گلچین کا جواب پتا ملا ہے — یون شاخ قلم سے گل کھلا ہے — وہ باد چمن چمن خرامان!
یعنی وہ بکاولی پریشان — گلشن سے جو خاک اُڑاتی آئی — اُس شہر میں آتے آتے آئی
دیکھا تو خوشی کے چھپے تھے — گل چین کے شگوفے کھل رہے تھے — گلیا نک زبان تھا جو جہان تھا
ایک ایک ہزار داستان تھا — پاتی ہے پتا خوشی سے پھولی — شاد ایسی ہوئی کہ رنج بھولی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جادو سے بنی وہ آدمی زاد — انسانوں میں آملی پریزاد — سلطان کی سواری آرہی تھی
صورت جو نگاہ کی پری تھی — پوچھا اے آدم پری رو — انسان ہے پری ہے کون ہو تو
کیا نام ہے اور وطن کدھر ہے — ہے کونسا گل چمن کدھر ہے — دی اس نے دعا کیا بصد سوز
فرخ ہوں شہا بین ابن فروز — گل ہوں تو کوئی چمن بتاؤں — غربت زدہ کیا وطن بتاؤں
گھر بار سے کیا فقیر کو کام — کیا لیجئے چھوڑ گاؤں کا نام — پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت
پوچھا کہ طلب کہا قناعت — باتوں پہ فدا ہوا شہنشاہ — لایا بصد امتیاز ہمراہ
چہرے سے امیر زادہ پایا — گھر لاکے وزیر اسے بنایا — نذریں لے بندگان درگاہ
دستور سے آملے بصد جاہ — دربار میں چار دن شاہزادے — دیکھا تو کھلے وہ دل کے سادے
چاہا گل چین کا امتحان لے — پوچھا کہ نگین جو لے کہاں لے — بتلانے لگے وہ چار نادان
کوئی یمن اور کوئی بدخشان — جانا کہ جو گل یہ لائے ہوتے — خاتم کے نگین بتائے ہوتے
تجویز میں تھا یہ صاحب فکر — آیا تاج الملوک کا ذکر — نقش اس کو ہوا کہ بس وہی ہے
ان سادوں سے گندہ کب ہوئی ہے — ظاہر نہ کیا بطون اپنا — طالع سے لیا شگون اپنا
منزل گہ رہروان بنا کے — شام و سحر اس میں آپ آکے — رہرو کو دیا بلطف اکرام
آتے آرام اور جاتے آرام — . . . . . — . . . . . .

آباد ہونا تاج الملوک کا گلشن نگارین بنوا کے اور شہرہ ہونا

تعمیر مکان کے ہیں جو آثار — یوں خامہ ہے بہر بیت معمار — شہزادہ کہ عازم دمن تھا
گل پانے سے خوش چمن چمن تھا — اندھے کو کیا جب اس نے بینا — اور داغیوں نے وہ پھول چھینا
سوچا کہ خوشی خدا کی غم کھاؤ — حمالہ دیو نی کو بلوا و — نقل ارم اک مکان بنا کے
رکھو پریوں کو اپنے لا کے — بال آگ پر رکھتے آندھی آئی — وہ دیو نی بال باندھی آئی
تنہا اُسے دیکھ کر کہا ہیں — محمود کیا ہوئیں کہاں ہیں — دریا پہ ہوں اُنکو چھوڑ آیا
مسکن کیلئے تمہیں بلایا — لیکن وہ مکان وہ حوض وہ باغ — جو بکاؤلی کو دے داغ
حمالہ نے دیو دن کو کیا یاد — آئے تو کہا یہ بن ہو آباد — ویرانے کو گل زمین بناؤ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

گلزار جواہرین بناؤ — صناع طلسم کار تھے وہ — گلشن کے لئے بہار تھے وہ
دیوون نے اُدھر محل بنایا — کشتی سے وہ درخت زر کو لایا — حمالہ اس کی مادر پیر!
محمود اسے ہوئی بغلگیر — کچھ دیوون کو چھوڑ کر وہیں پر — رخصت ہو کر چلی گئی گھر
گلشن میں سمن پروں کو لایا — نسرین بدنون سے گھر بسایا — دونو کو محل میں لا کے رکھا
پھل نخل ہوا صلت کا چکھا — دیوون کو کہا کہ بہر تمکین — آباد ہو گلشن نگارین!
دیو آدمی بن کے بن میں آئے — آتے جاتے کو گھیر لائے — جو سن کے خبر گیا ادھر کو
جنت سے وہ پھر پھرا نہ گھر کو — ازبسکہ قریب شہر تھا باغ — خورشید افق نظر پڑا باغ
مفلس زردار امیر قلاش — نوکر تاجر فقیر خوش باش — گھر چھوڑ کے چل بسے سب انسان
پھر تن میں نہ آئی صورت جان — . . . . . — . . . . . .

ملاقات ٹھیرنی زین الملوک اور تاج الملوک کی آپس میں

گلشن جو بنا جواہر آگین — یوں صفحۂ قلم سے ہے نگارین — ساعد نام ایک مہ لقا تھا
دلبر کا غلام باوفا تھا — صحرا سے جو سیر کے آیا — لکڑیے چکا کے بوجھ لایا
دلوائے ہر ایک کو پئے قوت — الماس و عقیق و لعل و یاقوت — تھی لبسکہ وہ جا خلاصۂ دہر
کچھ ٹھیرے کچھ آئے جانب شہر — الفت میں وہ لعل بے بہا تھے — من پاتے ہی لوگ اژدہا تھے
سخنے نے سُنا پکڑ بلایا — لیکر اظہار ساتھ لایا — دیکھا تو وہ جلوہ گاہ امید
اک دائرہ تھا برنگ خورشید — دروازے پہ دیو ڈنکا تھا پہرہ — بھجوا کے خبر وہ شحنہ ٹھیرا
جب واں سے طلب ہوا تو دربان — لائے اُسے پیشگاہ سلطان — آداب کیا ادب سے ٹھیرا
حیرت زدہ دور سب سے ٹھیرا — اُن لوگونکے نے کیا تھا ہمراہ — معروض کیا کہ یا شہنشاہ
کم پایا یہ لوگ ہیں بظاہر — چوری کے تو یہ نہیں جواہر — ساعد نے کہا کہ ہے یہ حاسد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نیت ہوئی ہوگی اس کی فاسد — حضرت یہ وہی تو ہیں نبردار — جا اُن سے نہ بولیو خبردار
پھر کر انہیں پاؤں سخنہ بی آس — آیا زین الملوک کے پاس — کی عرض کہ باغ اک بنائے
یہ شہر اُجڑ کے وہ بسائے — جو کوئی اس جگہ پہ جاتا — ڈیرون میں جواہرات پاتا
حضرت نے کہا کہ بک نہ خیرہ — قارون کا وہیں ہے کیا ذخیرہ — فرخ کہ وزیر باخبر تھا
سلطان کا میشر نیک و بد تھا — بولا کہ شہا یہ بات کیا ہے — نیرنگ و فسون کا گھر بڑا ہے
ہر چند کہ طرفہ حال ہے یہ — کچھ دور نہیں مثال ہے یہ — . . . . . .

حکایت ایک عورت کے مرد بن جانیکی دیو کے جادو سے

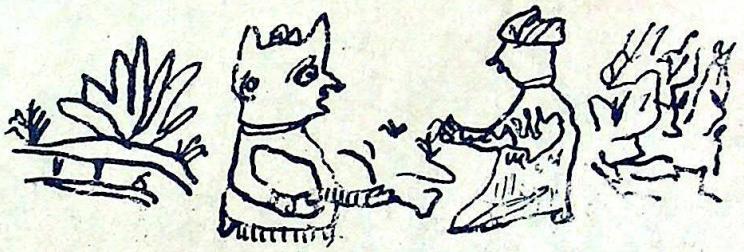

اک ملک میں ایک صاحب فوج — رکھتا تھا محل میں باز و زوج — تھا داغ پسر مقدر اس کو
جتنی تھی ہمیشہ دختر اس کو — از بسکہ وہ شاہ تھا بد اختر — کرتا تھا حسد سے قتل دختر
اک بار محل میں پھر حمل تھا — وہ شاہ کہ ظلم میں مثل تھا — کھا بیٹھا قسم کہ اب کی باری
بیٹا جو نہ دے جناب باری — اقبال کا کچھ نہ جانئے ادرج — کر ڈالئے ذبح دختر و زوج
کنیا تھی غرض کہ راس اُسکی — پوری نہ ہوئی وہ آس اُسکی — سُلطان کا جو عہد بے خلل تھا
گھر والوں کو خوف کا محل تھا — طوطا بدل تھا پردۂ زار — سیارہ شناسیوں سے کیا ساز
ہر چند ستارہ ماں کا تھا مانند — تھی چاندنی سہرہ کردیا چاند — پھر اہل نجوم محرم راز
بالوے ملک سے ہو کے ہمساز — بیٹے کا وہ زائچہ بنا کے — گویا ہوئے دست بستہ آکے
حضرت یہ پسر ہے نیک اختر — بدیمن مگر ہے ایک اختر — جبتک نہ چلے یہ اپنے پاؤں
حضرت نہ پسر کے سامنے ہوں — حیلہ کر کے چھپائیے یک چند — بیتاب ہوا جب آرزومند
وہ گندم جو نما تھی بالی — مردانہ لباس سے نکالی — خوش ہو کے پدر نے بہر شادی
ٹھہرائی کہیں کی شاہزادی — بن ٹھن کے عروس شکل داماد — شادی کو چلے بجان ناشاد
اک شب کسی دشت میں تھی ڈیری — اور روز نکاح تھا سویرے — خیمے سے وہ بے قرار نکلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اُس چھاتے سے مثل خار نکلی — دیکھا تو اندھیری رات سنسان — ایک عالم ہو ہے اور بیابان
اک دیو وہاں پہ گشت میں تھا — جو یائے شکار دشت میں تھا — دیکھا تو کہا خضر ملے آؤ
منہ کھو بو عدم کی راہ بتلاؤ — بولا وہ کہ سن تو آدمی زاد — کیوں تنگ ہے جیسے کیا ہی بیداد
اے مرد خدا خدا کی سوگند — کہ کس لئے ہے تو آرزومند — بولی وہ کہ یہ خیال ہے خام
خنجر کا ہو کیا نام سے کام — کہ کر کھلی بندون جی کی تنگی — بے تنگ ہوئی وہ شوخ ننگی
آنکھیں جھکا کے دیو بولا — تو کیا کھلی پردہ تو نے کھولا — خاطر تیری لے طلسم دکھلاؤں
تو مجھ سی بنے میں تجھ سا بن جاؤں — مو ند آنکھ کہا تو موندے آنکھ — کھول آنکھ کہا تو کھول لے آنکھ
پائی مردانگی کے پر تو — دامن میں سے دے چراغ لے لو — تھالی میں یہاں اوگا صبور
وان شیشہ رہا ترشکے ساغر — اب یاں سے ہے قصہ مختصر طول — فرخ کہ وہ تھا وزیر معقول
بولا کہ شہا جو یہ ہوا ہے — اس بات کا پھر وجود کیا ہے — شہ نے کہا سُن وزیر دانا
بے دیکھے سنے کو کس نے مانا — یاد آئی مجھے بھی اک روایت — یہ کہہ کے بیان کی حکایت

حکایت نصیحت گری مرغ اسیر اور نافہمی صیّاد کی

اک مرغ ہوا اسیر صیّاد — دانا تھا وہ طاہر چمن زار — بولا جب اس بے باندھی بازو
کھلتا نہیں کس طمع پہ ہے تو — بیچا تو مجھے کا جانور ہوں — گر ذبح کیا تو مشت پر ہوں
پالا تو مفارقت ہے انجام — دانا ہو تو مجھ سے بے مروّام — بازو میں نہ تو مرے گرہ باندھ
سمجھاؤں جو پند اُسے گرہ باندھ — سُن کوئی ہزار کچھ سنائے — کیجے وہی جو سمجھ میں آئے
قابو ہو تو کیجئے نہ غفلت — عاجز ہو تو ہار یئے نہ ہمت — آتا ہو تو ہاتھ سے نہ دیجے
جاتا ہو تو اُس کا غم نہ کیجے — طاہر کے یہ سُن کلام صیاد — بن دامون ہوا غلام صیاد
بازو کے جو بند کھول ڈالے — طائر نے تڑپ کے پر نکالے — اک شاخ پہ جا چہک کے بولا
کیوں پر مرا کیا سمجھ کے کھولا — ہمت نے مری مجھے اُڑایا — غفلت نے تیری مجھے چھڑایا
دولت نہ نصیب میں تھی تیری — تھا لعل نہان شکم میں میرے — دیکر صیّاد نے دلاسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چاہا پھر کچھ لگائے لاسا — بولا وہ کہ دیکھ کر کیا جعل — طاہر بھی کہیں نکلتے ہیں لعل
ارباب غرض کی بات سنکر — کر لیجیے یک بیک نہ باور — فرخ یہ وہی مثل نہ ہووے
دیکھ آ جو تجھے دہل نہ ہووے — مشتاق تو تھا چلا بدستور — دکھلائی دیا وہ نقطۂ نور
نقشے میں وہ گلشن نگارین — گلزار ارم سے تھا خوش آئین — حیرت تھی کہ یہ طلسم کیا ہے
پردیس میں ہوں کہ گھر مرا ہے — اس سوچ میں تختگہ تک آیا — حیران وہ وزیر شہ تک آیا
آداب ایک کر کے حسب دستور — ٹھیرا تو وہ بادشاہ منظور — سمجھا کہ حسین آدمی ہے
کیا جانے کہ خود بکا ولی ہے — پوچھا کہ کدھر سے آئے کیا نام — بولا وہ کہ نام سے ہے کیا کام
انسان ہوں بندۂ خدا ہوں — بھیجا زیں الملوک کا ہوں — گستاخی معاف آپ آیئے
بن گھیر لیا مکان بنایئے — بہکا کے بسائے ہر دم شہر — حضرت کا بڑا ہے آپ پر قہر
دعوے یہ ہے یاں زمین دابی — آبادی میں آئی ہے خرابی — خراب بھی رفع شر جو چاہو
سر آنکھوں سے چلکے جبہ ساہو — بولا وہ کہ فتنہ گر نہیں ہم — شر جن سے ہو وہ بشر نہیں ہم
درویشی میں دلکے بادشاہ ہیں — مسند کے تکیے پر گدا ہیں — دستور کہ عرض کر چکا تھا
مثل دل بدگمان رکا تھا — بولا چلو صلح درمیان ہو — باہم مہ و مہر کا قران ہو
بولا وہ فقیر کی بلا جائے — مشتاق جو ہو وہ شوق سے آئے — بولا وہ کہ خیر تا بہ فردا
اٹھ جائیگا درمیان سے پردا — یہ کہ کے پھرا وزیر آیا — پہنچا تو وہ شہر خالی پایا
شہزادہ و شاہ محل میں تھے وان — برہم زدہ بزم کے چراغان — شہ نے جو وزیر آتے دیکھا
فرخ فرخ پکار اٹھا — سلطان کے نثار ہو کو دستور — بولا کہ بلائے شاہ ہو دور
دیکھ آیا میں وہ مکان یاقوت — ہے معدن لعل و کان یاقوت — تختہ ہے زمردین کہ مینو
گلشن ہے جواہرین کہ جادو — نقشہ کہوں کہ نگارخانہ — جادو کا تمام کارخانہ
دیوؤں کی بنائی ہے وہ بنیاد — رہنے والے ہیں آدمی زاد — واں صاحب تاج و تخت جو ہے
درویش ہے شاہ نام کو ہے — دیو اسکے عمل میں آگئے ہیں — جادو کے محل بنا گئے ہیں
کل آپ بھی چل کے کیجیے سیر — وعدہ کر آیا ہوں کہا خیر — . . . . . .

بعد کھلنا چھپے ہوؤں کا ایک ایک کر کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اب خانے سے واشگاف یوں ہے — دل ملنے کی راہ صاف یوں ہی — فرخ جو گیا تو شاہزادہ
سوچا کہ ہوں ٹھاٹھ کل زیادہ — رکھ آتش پہ دوسرا یال — حاضر ہوئی دیونی قوی یال
دعوت کی اس نے خبر سنائی — دیو و نکی رخ اُس نے آنکھ اُٹھائی — ہمچشموں نے چتون اسکی تاڑی
پلکوں سے زمین بن کی جھاڑی — غولوں سے بھرا جو تھا بیابان — پھولوں سے بنا دیا خیابان
صناعی انہوں نے رات بھر کی — مشتاق واں نے وہ شب سحر کی — بجتے ہی گجر وہ شاہ ذی جاہ
چاروں شہزادے لیکے ہمراہ — جو جو امرا تھے سب بلا کے — فرخ کو خواصی میں بٹھا کے
مشرق سے رواں ہوا دلاور — جسطرح افق سے شاہ خاور — بجلی سے جو رزق برق آئی
فراش ایر کی طرح بچھائے پائی — دیکھا تو تمام دشت گلزار — دائیں بائیں دو رستہ بازار
شہ رکھتا تھا دشت پر خشک تھا — فرخ کہتا تھا کل تلک تھا — غافل تھے کہ سبز باغ ہے یہ
اپنے ہی جگر کا داغ ہے یہ — تجویز رہے تھے سب کے سب دنگ — جادو افسون طلسم نیرنگ
اتنے میں سنا کہ صاحب تاج — جتنا بڑھے آگے سب ہے تاراج — کیا لشکری اور کیا شہنشاہ
سناٹے میں تھے کہ اللہ اللہ — دیکھے جو جواہرات کے ڈھیر — سب من کی ہوس سے ہو گئے سیر
شہزادے نے آمد و نکی پائی — کی تادر خانہ پیشوائی! — دونوں میں ہوئیں چار آنکھیں
دولت کی کھلیں ہزار آنکھیں — ایوان جواہرین میں آئے — الماس کے شہ نشین میں آئے
وہ چتر کی زیر سایہ بیٹھے — افسر سب پایہ پایہ بیٹھے — جو جو کہ تواصفات میں عام
لے آئے خواص نازک اندام — چکنی ڈلی عطر الائچی پان — نقل و مے و جام و خوان ایوان
رغبت سے انہیں کھلا پلا کی — بولا شہزادہ مسکرا کے — اس تاج شہی میں کے نگیں ہیں
کے نام و نشان دل نشیں ہیں — سلطان نے کہا بصد لطافت — یہ چار ہیں عنصر خلافت
اک اور ہوا تھا قابل خشم — وہ نور بصر تھا دشمن چشم — جب لائے یہ گل بکاولی کا
نکلا تب خار روشنی کا — پوچھا اس نے وہ اب کدھر ہے — سلطان نے کہا کہ کیا خبر ہے
پوچھا شہزادے نے کہ یا شاہ — صورت سی ہے اُسکی کوئی آگاہ — اک اُن میں سے چشم آشنا تھا
کو کا اُسی شاہزادے کا تھا — بولا کہ حضور ادھر تو دیکھیں — دیکھا تو کہا مری نظر میں
صورت وہی رنگ و بو وہی ہے — لہجہ وہی گفتگو وہی ہے — یہ سنتے ہی اس نے خندہ کر کے
سر پاؤں پہ رکھدیا پدر کو — سر قدموں سے شاہ نے اُٹھایا — فرزند کو چھاتی سے لگایا
لے لے کے بلائیں کاکلوں کی — پیشانی چومی پیٹھ ٹھونکی — غرض اس نے کیا کہ دو پرستار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

پا بوسی شہ کے ہیں طلب گار — حضرت نے کہا بلایئے خیر — اُٹھ جائیں جو بیٹھے ہوں یہاں غیر
شہزادے نے اک مکان بتایا — ایک ایک اُٹھا ادھر کو آیا — سب اٹھ گئے پردہ چار و ناباغی
بیٹھے رہے فرش گل پہ داغی — شہزادہ اُٹھا محل میں آیا — پردے تلک اُن کو ساتھ لایا
دلبر سے کہا میں جب کہوں آؤ — تو کہیو یہ چار دن داغی اُٹھواؤ — در پردہ سکھا کے باہر آیا
بے پردہ حضور شہ بلایا — دلبر نے کہا نہ جاؤں گی میں — قربان گئی نہ آؤنگی میں
اُٹھ جائیں یہ چاروں سست بنیاد — داغی ہوئے ہیں غلام آزاد — چار دن کا یہ سنتے ہی اُڑا رنگ
یکبارگی شاہ ہو گیا دنگ — دکھلائی دیئے جو بیٹھے بے رُخ — دیکھا تاج الملوک کے رُخ
یاں دل پہ تھے داغ واں سر و تن پر — یاں نام پہ حرف واں نگین پر — وہ جعل وہ ہار وہ غلامی
وہ گھات وہ جیتنا تمامی — وہ دسترس اور وہ پامردی — وہ بیکسی اور دشت گردی
وہ دیو کی بھوک اور وہ تقریر — وہ حلوے کی چاٹ اور وہ تحریر — وہ سعی وہ دیو کی صحبت
محمودا کی وہ آدمیت — تجویز کی وہ سرنگ کی راہ — اور موش دوانیان وہ دلخواہ
وہ سیر چمن وہ پھول لینا — وہ عزم وطن وہ واع دینا — وہ کور کے حق میں خضر ہونا
وہ غونون سے ملکے پھول کھونا — وہ بال کو آگ کا دکھانا — وعدے پہ وہ دیو کا آنا
وہ نزہت گلشن نگارین — وہ دعوت بادشاہ وہ تمکین — گذرا تھا جو کچھ بیان کیا سب
پنہان تھا جو کچھ عیان کیا سب — انگشتری پری دکھا کر — کھلوائی سیرین کی مہر محضر
پہلے تو بہت وہ منہ چڑھے ڈھیٹ — آخر داغی دکھا گئے پیٹ — اٹھوا کے انہیں وہ دو خوش آئیں
پا بوسی شہ کو سر سے آئیں — حضرت نے سمجھ کے حسن خدمت — دونوں کو دیئے خطاب و خلعت
نذرین اُن دونوں نے دکھائیں — رخصت ہو کر محل میں آئیں — مسندے شاہ اُٹھ کے ہمجایا
بولا بیٹے سے جان بابا — روشن لیا دیدۂ پدر کو — مادر کے بھی چل کر آنسو پونچھے
مشتاق کو رو براہ پایا — ہمراہ اُسے تا بخانہ لایا — مادر نے جو دیکھا وہ دلاؤ
اشکوں کے گہر گئے نچھاور — وہ طفل بھی گر پڑا قدم پر — مانند سرشک پنتم مادر
ہر خویش و بیگانہ سے ملا وہ — پھر اپنی جگہ پہ آگیا وہ — . . . . . .

غائب ہو جانا فرخ یعنی بکاولی کا اور بلوانا تاج الملوک کو گلشن نگارین سے اور متفق ہو کر گلزار ارم میں رہنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

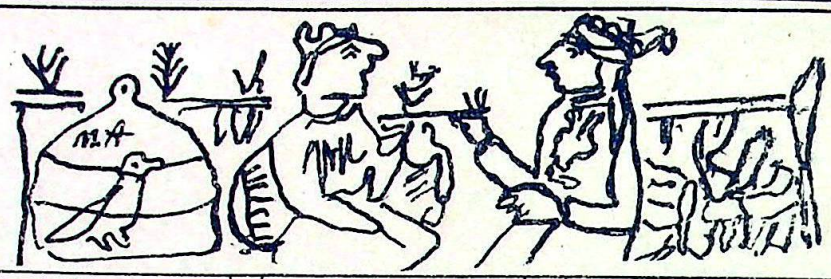

کھلنے پہ جو ہے طلسم تقدیر — اب خامے نے یوں کیا ہے تحریر — فرخ وہ بادشہ کا دستور
یعنے وہ بکاولی مستور — مطلوب کا سن کے سب حال — چاہے کہ نکالے کچھ بروبال
سوچی کہ دلا شتاب کیا ہے — پھر بھیجے گے اضطراب کیا ہے — اس وضع کا پاس کر گئے وہ
تغییر لباس کر گئی وہ — فرخ کہنے تک آدمی تھی — پھر وہ ہی بکاولی پری تھی
غربت سے چلی وطن میں آئی — صحرا میں اڑی چمن میں آئی — پژمردہ خواصوں میں پڑی جان
صدقے ہوئی کوئی کوئی قربان — اس غنچہ میں اک سمن پری تھی — وہ ہم نفس بکاولی تھی!
دلی کہو کیا کیا کہا خوب — بے کچھ کہے پھر بھی آئی کیا خوب — مانگا کاغذ دوات خامہ
لکھا گل چین کے نام نامہ — اے یوسفِ چشم زخم یعقوب — دے رشک برادران منکوب
اے دلبر دلبران دغا باز — وے دیو سوار عرش پرواز — اے آب نہ زمین نیرنگ
وے لقب دوان باغ گلرنگ — اے پردہ کشائے بے حجابی — وے دزد حنائے دستیابی
اے رہرو رہ براہ نہادہ — وے صرصر گل بباد دادہ — اے بے سروبرگ گلشن آرا
وے لعل نلیسۂ سنگ خارا — اے بے خبر طلسم صورت — وے بے بصر رخ ضرورت
اے باعث عزم نیز بانی — وے صاحب بزم مہربانی — اے آئینہ دار خودنمائی
وے سرمہ چشم آشنائی — اے پردہ کشائے روئے پنہان — وے داغ نمائے پشت اخوان
تو باغ ارم سے لیگیا گل — تو مجھ سی پری کو دے گیا جل — بیرخ ترے واسطے ہوئی ہیں
فرخ ترے واسطے ہوئی ہیں — تجھکو تیرے باپ سے ملایا — مجھ کو یہ ملا کہ تجھ کو پایا
جو جو اسرار تھے نہانی — سب تجھ سے سُنے تری زبانی — کیا لطف جو غیر پر وہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے — چاہا تھا کروں سیر سے پامال — کر شکر سمجھ کے تھا خوش اقبال
کیا کہیئے کہ صورت اور کچھ تھی — وقت اور ضرورت اور کچھ تھی — اب تک ہیں وہ خار جس کے جی میں
جلد آئے گا تو گذر کروں گی — ورنہ میں بہت سا شر کرونگی — داغوں پہ دئیں داغ تو نے
دکھلائے ہیں سبز باغ تو نے — کانٹوں میں اگر نہ ہو الجھنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھوڑا سا لکھا بہت سمجھنا — پھر خط کی نہ ہو امیدواری — الفظ ہے قلم کی دوستداری
یہ خط یہ انگوٹھی لے ابھی جا — پورب کی سمت کو چلی جا — رستے میں ہے گلشن نگارین
رہتا ہے وہین مرا وہ گلچین — خاتم کے نشان سے نامہ دیجو — ٹھیرے رہیو جواب لیجو
خط خاتم لیکے وہ ہوائی — پتا ہوئی اور پلے پہ آئی — وہ باغ کہ تھا جواہر آگین
ثابت ہوا گلشن نگارین — وہ آدم حوروش پری رو — یعنے تاج الملوک خوشخو
گلگشت میں تھا کسی روش پر — محمود ادا ئیں بانکیں دلبر — قاصد نے جو رخ پری دکھایا
دھیان اس کو بکاولی کا آیا — پہچانتے ہی نگین خاتم — بے شبہ ہوا الیقین کا عالم
پر تو پہ وہ یون چلا تڑپ کے — انگارے پہ جیسے کبک پھپکے — دھوکا تھا فقط بکاولی کا
قاصد نے دیا وہ خط پری کا — گو سرمہ خموشی نے کھلایا — تحریر کو آنکھون سے لگایا
قاصد سے کلام لطف بولا — خط صورت چشم شوق کھولا — وہ نامہ کہ عنبریں رقم تھا
قسمت کا نوشتہ یک قلم تھا — تحریر تھی سرگذشت ساری — کچھ یاس تھی کچھ امیدواری
منگوا کے وہیں دوات خامہ — تحریر کیا جواب نامہ — اے شاہ ہا رم کی وحشت گا لفام
فرخ لقب دیکاولی نام — اس نام کے اس لقب کے صدقے — اس نامہ کے اس طلب کے صدقے
مینے جو غرض سے جی چرایا — تونے کیون آکے منہ چھپایا — میری جو بدی ہوئی تھی کچھ لون
تون نیک تھی بے ملے گئی ہون — تو جائے تو کیون نہ آئے افسوس — افسوس افسوس ہائے افسوس
تقدیر پھری پھری نہیں تو — امید گئی گئی نہیں تو — اے کاش میں کچھ بھی سانس پاتا
جی کھول کے داغ دل دکھاتا — معلوم تو ہے کہ شوق کیا تھا — جو کھینچ کے یاں سے لیگیا تھا
اب مجھ میں وہ دم اجی کہان ہے — وہ دل وہ جگر وہ جی کہان ہے — مرجاؤن اگر طلب میں تیری
میں کیا کہ خبر نہ پہنچے میری — قابل وہان آنے کے کہان ہون — یان بھی رہا تو نیم جان ہون
تجھ سے مری خاطر اب کہان جمع — تو شعلۂ میں رگ شمع — تو برق وہان مین خرمن خار
تو سیل روان میں خستہ ایوان — تو جوشش میم میں مورے پر — میں نقش قدم تو باد صرصر
دھڑکا ہے یہی تو جان دونگا — مرجاؤنگا اب نہ میں جیونگا — ہو تجھ سی پری جو خصم جانی
انسان کی ہے مرگ زندگانی — منظور جو ہو حیات میری — تو مان لے ایک بات میری!
حمالہ کو بھیج آکے لے جائے — شاید مجھے زندہ پاکے پہنچائے — بھیجا نہ اُسے تو جان لینا
آسان ہے یہان بھی جان دینا — یہ لکھ کے جو خط سی یا تھا اُٹھایا — قاصد نے لیا جواب لایا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مطلوب کا خط وہ پڑھی رہی تھی — دیکھا تو وہ دیونی کھڑی تھی — پوچھا کہ آری تجھے خبر ہے
گل چین مرا کونسا لبشر ہے — وہ صدقے ہوئی کہا بلا لون — بے دیکھے کیسکا نام کیا لون
یہ سُنکے وہ شعلہ ہو بھبوکا — بولی کہ تجھے گاڑوں لوکا — تیرا ہی تو ہے فساد مردار
داماد کو گل دیا مجھے خار — گل نقب کی راہ لیگیا چور — زندہ کردن اس موئے کو درگور
حمالہ چلی ہو کہا کہون میں — داماد کو لا ٹھنڈی ہو نہیں — آگاہی جو دیونی نے پائی
بگڑی ہوئی بات یوں بنائی — محمودا ہے اک کنیز زادی — انسان سے ہوئی ہے اسکی شادی
میرا تو نہیں قصور ہے کچھ — شاید اسکا فتور ہے کچھ — مجرم جو وہ ہے تو نہیں لائی
یہ کہکے اُٹھی چلی ہوائی — آئی تو یہ زار نیم جان تھا — آپ اپنی قضا کا نوحہ خوان تھا
حمالہ کو دیکھتے ہی رو رو — پوچھا کہ تو لینے آئی مجھکو — بولی وہ بنی بگاڑ کیا ہے
چل دیکھ تو چھیڑ چھاڑ کیا ہے — کچھ بول کے زیب لب وہ دلزار — ہے جان میں تب کے ہم سے بیمار
لرزہ سا چڑھا جو دیونی پر — مانند خواص اُڑی وہ مضطر — اس سمت سے پہنچی یہ عقیلہ
واں آئی پری کی مان جمیلہ — شکوہ کرنے لگی پری سے — یوں کہنے لگی بکاولی سے
گلزار کی سیر خوب بھائی — برسوں سے نہیں تو گھر بھی آئی — بے طرح گلوں کی ہو تو شیدا
گل چین نہ ہوا ہو کوئی پیدا — میں کیا جانوں مجھے خبر کیا — رخ کس کو کہتے ہیں نظر کیا
تقریر جو بھولے پن کی پائی — وہ سادہ دل اُٹھکے گھر کو آئی — کھلتے ہیں کچھ انتظار کے طور
رخ میری طرف نظر کہیں اور — مادر کی کلام سنکے دختر — بولی کہ چمن تو ہے مرا گھر
جب اُٹھ گئی یہ تو دیونی وہ — حاضر ہوئی لیکے آدمی وہ — آیا تو وہ منتظر تھی خونخوار
اندیشے سے کانپ اُٹھا گنہگار — واں غصّہ بھری غضب وہ چتون — پلکوں سے یہاں نظر بہ چلمن
واں سرمہ چشم گرم تشخیر — یاں قطرۂ اشک ژگلو گیر — وان پھانسنے کو بلا وہ گیسو
یاں تاب سخن نہیں سرمو — بولی وہ پری بصد تامّل — کیوں جی تمہیں مے گئے تھے وہ گل
کیا کہتی ہون میں دھر تو دیکھو — میری طرف اک نظر تو دیکھو — ہے یہ نہیں یہ خطا تمہاری
فرمایئے کیا سزا تمہاری — قابو میں پری کے تھا سلیمان — بولی بتایئے کیا پشیمان
کی عرض رضا ہے جو خوشی ہو — عاشق کی سزا جو پوچھتی ہو — مسکین زلفوں سے مسکین کسوا
کالے ناگون سے مجھکو ڈسوا — تلوار سے قتل ہو جو منظور — ابرو کے اشارے سے کرو چور
زندان میں جو زندہ بھیجنا ہو — اپنے دل تنگ میں جگہ دو — یہ سُن کے وہ شاخ مسکرا وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بولی اُسے چھاتی سے لگا کے
گلچین تو نہیں فقط چمن کا
محرم ہے سارے تن بدن کا

رخ دیکھ چکی ہوں اب ترا میں
یہ دوسرے کو بھاؤں کیا میں
یہ کہہ کے لبوں سے قند گھولے

مستی نے دلوں کے عقدے کھولے
کاوش پہ ہوا گہر کے الماس
غنچے نے بجھائی اس سے پیاس

وان غنچہ یاسمین تھا گلنار
یا دامن سرو و ارغوان زار
وان صبح صفا تھی گل بدامان

پھولی رخ مہر پر شفق یاں
کیا آگے لکھوں کہ اب نثر شت
ہوتا ہے دوات میں قلم مست

افشائے راز ہو کر پھنسنا تاج الملوک کا طلسم میں اور مقیّد ہونا بکاولی کا

خونی رقمی سے کلک شنجرف
ہے سرکشائے معنی و حرف
از بسکہ یہ عشق فتنہ پرداز

ہے شمع فروز پردہ راز
ہمدم جو بکاولی نے پایا
بھڑکائی جمیلہ مادر اُس کی

گذرانی خبر برابر اُس کی
اک شب کہ تھی خال روئے شامت
یا مردم دیدہ قیامت

اگرچہ ہی دیکھتی جمیلہ
غماز یہ غم خوشی میں لایا
روشن ہے چراغ اور فتیلہ

وہ شعلۂ آتشین لپک کے
بجلی سی گری چمک دمک کے
دونوں کی رہی نہ جان تن میں

کاٹو تو لہو نہ تھا بدن میں
حرمت میں لگایا داغ تو نے
لٹوائی بہار باغ تو نے

تھمتا نہیں غصّہ تھانے سے
چل دور ہو میرے سامنے سے
خجلت سے پری زمین میں گڑ کے

سایہ سی رہی قدم پکڑ کے
مادر نے ہزار سامان میں
رکھا اسے قید کے مکان میں

پابزنجیر ہونا بکاولی کا سودائے فراق تاج الملوک میں

سودائے الم ہے اب جو تحریر
حرفوں سے قلم ہے پابزنجیر
سنسان وہ دم بخود رہی تھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کچھ کہتی تو ضبط سے تھی کہتی — کرتی تھی جو بھوک پیاس لسمین — آنسو پیتی تھی کھاکے قسمیں
جامے سے جو زندگی کی تھی تنگ — کپڑون کے عوض بدلتی تھی رنگ — یکچند جو گذری بے خور و خواب
زائل ہوئی اسکی طاقت و تاب — صورت میں خیال رہ گئی وہ — ہیئت مین مثال رہ گئی وہ
آنے لگے بیٹھے بیٹھے چکر — فانوس خیال بن گیا گھر — پریان وہ جو اسکی پاسبان تھیں
دانا و عقیل و خوش بیان تھین — سمجھانے لگیں کہ مرتی ہے کیوں — ترک خور و خواب کرتی ہے کیوں
ثابت نہ کچھ اثر ستاری کا ہے — کس چاند کو کیا گہن لگا ہے — رحم اپنی جوانی پر ذرا کر
منہ دیکھ تو آئینہ لگا کر — صورت تری زار ہوگئی ہے — گل ہوکے تو خار ہوگئی ہے
ہے ہے تری عقل کسنے کھوئی — تا جنس کو چاہتا ہے کوئی — سہتی نہیں آگ یہ تن نرم
رہتا نہیں پانی میں سمندر — مذکور نہیں ہے کچھ حسد کا — ساتھی نہیں کوئی کار بد کا
روشن ہے جو کچھ کیا ہے اندھیر — پھر اپنی سمجھ سمجھ کا ہے پھیر — محبوس کیا ہے تجھ کو ہر چند
توبہ کا تو در نہیں کیا بند — بھولے سے بھی کر نہ یاد آدم — پھر گھر وہی تو وہی وہی ہم
اے شمع نہ سوچی گر بدو نیک — رستہ کا ٹیگا تجھ سے ہر ایک — سمجھانے سے تھا ہیں سر گا
اب مان نہ مان تو ہے مختار — تو قید جفا میں ہے کہ ہم ہیں — تو دام بلا میں ہے کہ ہم ہیں
غم راہ نہین کہ ساتھ دیجے — دکھ بوجھ نہیں کہ بانٹ لیجے — جھنجلائی بکا دلی کہ بس بس
اب ایک کہو گے تم تو میں دس — رنجور جو ہون تو مین تمہیں کیا — مجبور جو ہون تو میں تمہیں کیا
یا اما مری حالت اب ردی ہے — بہتر ہے وہی جو کچھ بدی ہے — بلبل اسی رشک گل کی ہو نین
تم کیا ہو ہزار مین کہوں میں! — سو چین وہ کہ یہ نہیں سمجھتی — ہے بلکہ برنگ زلف الجھتی
مجنوں ہو اگر تو فصد لیجے — سایہ ہو تو دوڑ دھوپ کیجے — کچھ روک جو در پے خلش ہو
درمان کیلئے دوا دوش ہو — بیماری عشق لا دوا ہے — اس باغ کی اور ہی ہوا ہے
آخر یہ تو جی سے اپنے ہی تنگ — ایسا نہ ہو لائے اور کچھ رنگ — یاد آئیں جو ابروان خمدار
رتیے نہ کہین گلے پہ تلوار — وہ سنبرہ خط جو یاد آئے — جھنجلا کے کہیں نہ زہر کھائی
کر یاد کہین چہ ذقن کو — کودے نہ کنوئیں مین باولی ہو — دیوانے کی مطلق العنانی
ہے باعث مرگ ناگہانی — تدبیر کا حوصلہ نکالا — زنجیر کا سلسلہ نکالا
بیڑی تھی رخ جنوں کی کاکل — پابوسی گل کو آیا سنبل — جب دشت عشق ہو زیادہ
زنجیر ہے پیش پا فتادہ — شوریدہ بکا دلی غضب تھی — زنجیرون میں بھی وہ بند کب تھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بڑھتی جب دل کی بیقراری
بیتابی دل جہان جہان ہے

پڑھتی یہ غزل بآہ وزاری

غزل

عالم کا ترے جہان بیاں ہے
. . . . . .

زنجیر جنون کڑی نہ پڑیو
قایم جو زمین و آسمان ہے
کس سورج میں ہو نسیم بو لو

دیوانے کا پاؤں درمیان ہے
جو داغ کہ مہر ہے فلک پر
آنکھیں تو ملاؤ دل کہاں ہے

ذرے کا بھی چمکیگا ستارا
دلمیں مرے ابتلک نہاں ہے
. . . . . .

آنا تاج الملوک کا صحرائے طلسم میں روح افزا پری کے ساتھ فردوس میں

بہر گہر طلسم اخلاص
وہ غرقہ بحر آشنائی
بے مہری چرخ سے جو ناگاہ
سو ماہی بحر ابتری تھا
دریا تھا نہ بحر تھا نہ جیحون
اُبھرا تو نہ کچھ نظر سے گذرا
آگے جو پڑا جزیرہ دیکھا
ہاتھ آیا نہ کچھ حباب کی طور
اور آگے بڑھا وہ بحر اوہام
اک نخل کہن پہ چڑھ کے بیٹھا
صورت میں پہاڑ کی نشانی
اُس کالے نے من نسیں ڈالا
جب صبح ہوئی تو منہ میں ڈالا
من افعی شب کو منہ سے نکلا

ہے بحر سخن میں خامہ غواص
وہ بادشہ حباب افسر
گرداب کے ہالے کا ہوا ماہ
بادل سادہ آسمان جوش
طوفان طلسم جوش افسون
موجوں کے عوض تھی چین دامان
اشجار کا وان ذخیرہ دیکھا
جانا کہ طلسم کا ہے جنگل
ڈوبا خورشید ہوگئی شام
ناگاہ سنی صدائے پرخوف
سیرت میں بلائے ناگہانی
لہرا لہرا کے اوس چاٹی
کالے نے من اژدہے نے کالا
سوچا وہ کہ لیجے من کسی طور

وہ قطرۂ بارش جدائی!
یعنے تاج الملوک مضطر!
جو ماہ پہر بر تری تھا!
بجلی سے لہر سے تمنا ہم آغوش
گرتے تو وہ پانی سر سے گذرا
گرداب کے بدلے تھا گریبان
جس پھول کو چھوا جو یہ کیا غور
ہے یان کے درخت کا یہی پھل
ڈر جانوروں کا جی میں بیٹھا
آیا اک اژدہا پئے طوف
منہ کھول کے سانپ اک نکالا
بن میں کالوں نے رات کاٹی
وہ جا کے افق میں مہر چمکا!
دشمن کا تھا سامنا کیا غور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کچھ گائیں کلیلیں کر رہی تھیں — بن میں لہری دوب پر رہی تھیں — دودھ اُنکا دوہا پیا کہا لو
گوبر کے انہیں کی چھوت پھیکو — نکلا جو پھر آکے شب کو اژدر — گلخن سے دھواں دھوئیں اخگر
گوبر پھینکا تو دب گیا من — بادل میں چھپا وہ ماہ روشن — بے روشنی اندھے ہو گئے وہ
من ڈھونڈتے آپ کھو گئے وہ — من پیکے جو اُسے مہر مارا — شب کاٹے صبحدم سدھارا
دو مرغ تھے بیٹھے ایک شجر کا — مادہ لگی پوچھنے کی اونر — میں تجربہ کر چکی جہان کا
کھلتا نہیں کچھ طلسم یان کا — مادہ سے یہ سن کے بول اُٹھا نر — ہے طرفہ طلسم اس جگہ پر
وہ پیڑ جو حوض پر لگا ہے — طوبیٰ سے خواص میں ہوا ہے — اک سانپ ہو وان پہ چوٹ کرتا
مارے سے نہیں کسی کے مرتا — لیکن جو یہ بندۂ خدا جانے — تا حوض قدم قدم چلا جائے
پیکے گا خود اُس کو دیکھکر سانپ — منہ چادر آب میں یہ لے ڈھانپ — اور پھر گا نگا کے یہ فوطا
بن جائیگا آدمی سے طوطا — اندیشہ نہ اپنے دل میں لائے — اڑکر یہ اُسی شجر پہ جائے
نسب خشک ہو ایک ہو ہری ڈال — دو رنگ کے پھول ہیں ہزار لال — پہلے تو یہ اال پھل کو کھائے
انسان کا رنگ روپ پائے — پھر توڑے اُسکی سبز پھل کو — پھل کچھ اسے دے رہیگا کل کو
جس شخص کے پاس وہ ثمر ہو — ہتیار نہ اس پہ کارگر ہو — لکڑی میں اثر یہ ہے کہ دشمن
بنجاتا ہے موم اگر ہو آہن — دو ہاتھوں میں نے جو کاندے سے — اڑنا پھرے جیسے مرغ پر سے
ٹوپی جو بنائی چھیل کر چھال! — دکھلائی ندی نظر کی مثال — پتے کی صفت بیان کیا ہو
دم بھر میں بھرے جراحتوں کو — منہ میں رہے گو نداُسکا جب تک — لگتی نہیں بھوک پیاس تب تک
تھا ہلیم غیب مرغ گویا! — سنتے ہی اُدھر چلا وہ جویا — کالے نے جہان سی کی سیاہی
وہ حوض میں تھا مثال ماہی — طوطا بن کے شجر پہ آکر — پھل کھا کے بشر کا روپ پایا
پتے پھل گوند چھال لکڑی — اُس پیڑ سے لیکے راہ پکڑی — ہاتھ آ جو گئی عصا کی تاثیر
پراں ہوا صورت عصا فیر — اڑتا ہوا وان سے دور جاکر — ٹھیرا دم لینے اک جگہ پر
من لانکو چیر کر چھپایا — پتے سے وہ زخم سب بھرایا — اک حوض پر آب و تاب دیکھا
سر چشمۂ آفتاب دیکھا — غوطہ جو لگا کر سر اٹھایا — وہ حوض وہ آب کچھ نہ پایا
دکھلائی بروں نے شامت — مردے کی رہی نہ کچھ علامت — حوض اسکے ہوئی یہ دیکھتے ہی
فوارہ یہ گم خزانہ باقی — سختی سے دکھاتا تھا مقدر — چھاتی یہ دھرا کچو نسے بہتر
نامردی سے اپنی نعرہ زن ہو — بیچارے چلے کسی طرف کو — آگے سے جوان ایک خوش قد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

آتا تھا دونوں کی جیسے آمد — باہم زن و مرد نے کیا میل — دریا سے ملا وہ قطرۂ زن سیل
بارے جو بڑے گھر اسکی بنفید — امید سے رہ گئے وہ نومید — جب من کے نہانے کا دن آیا
غوطہ کسی حوض میں لگایا — اُبھری تو نہ حوض تھا نہ وہ روپ — پانی کے عوض تھی دشت کی دھوپ
مردی نے جو پھر وجود پایا — پشتانون کو بے نمود پایا — ترکش پہ نگاہ تھی تو تھا تیر
قبضے مین پھر آئی کھو کی شمشیر — گو شمع بنا چراغ دامن — روشن نہ ہوا وہ رنگ و روغن
تھا مردم دیدۂ طلسمات — خال رخ و رنگ و رو مساوات — اک یونی مردہ دل سے مبہوت
پشتان سے قد اُسکا نخل تابوت — زنبور سیاہ خال اس کے — برگد کی چٹائین بال اُسکے
گٹھا لیئے سر پہ لکڑیون کا — چلتی تھی سموم کا سا جھونکا — شہزادہ کہ تھا کریہ منظر
وہ روسیہ اس کو سمجھی شوہر — گٹھا وہ دیا کہ بیچ لا جا — کیجو نہیں دیر جلد آجا
حیرت زدہ شاہزادہ ناچار — رہی ہوا سر پہ رکھ کے اینار — جب بڑھکے ہوا نظر سے اوجھل
ہلکا ہوا پھینک پھانک بوجھل — وان سے بڑھا تو ایک چشمہ — پر آب تھا چشم منتظر سا
غوطہ جو لگا کے سر ابھارا — پایا وہی رنگ و روپ سارا — کھویا ہوا مال ہاتھ آیا
بولا وہ کہ شکر ہے خدایا — خورشید مرا گہن سے چھوٹا — رنگ آئینہ بدن سے چھوٹا
یارب یہی اب مین چاہتا ہون — یہ چشمہ پھر آنکھ سے نہ دیکھون — نادان ہو جو آبرو کو کھوے
اُس پانی سے منہ و ہاتھ دھوکے — یہ کہکے کاندی رکھ کے لاٹھی — گھوڑون پہ ہوا کے باندھی کاٹھی
کھانے کو شجر کا گوند تھا پاس — کیا دخل کہ بھوک لگتی یا پیاس — دیکھا نا گاہ کوہ البرز
اک دیو سیاہ تھا لئے گرز — ٹوپی وہ سر پہ چھال کی تھی — عریانی مین پردہ حال کی تھی
اس دیو کے آگے سے بڑھا وہ — سایہ سا پہاڑ پر چڑھا وہ — گریاں لب حوض اک پری تھی
فوارے کی طرح رو رہی تھی — پرجوش و خروش اُسے جو پایا — روپوش نے تاج سر اُٹھایا
دیکھا جو پری نے آدمی زاد — آہستہ کہا کہ خانہ برباد — رشتہ ترا کھو گیا کہان سے
کھا جائیگا دیو بھاگ یان سے — بولا وہ بشر کو دیو کیسا — ہم کو تو ملا نہ کوئی ایسا
بولی وہ پری کہ جا کہان — سر پر ہین ترے قضا کے سامان — بولا وہ کہ بیقراری کیا ہے
تم اپنی کہو ہماری کیا ہے — کیون روتی ہو کسکی یاد مین ہو — کیا رنج ہے کس فساد مین ہو
بولی وہ حسین میں پری ہون — اس دیو کے بس مین آگئی ہون — فردوش کا بادشہ مظفر!
روح افزا جسکی ہو نہین دختر — سردار کروڑ دیونکا ہے — سلطان ارم مرا چچا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اک دن میں چلی چچا کے گھر کو ۔ ماندی تھی بکاولی خبر کو ۔ رستے سے یہ دیو پھانس لایا
اب تک تو خدا نے ہے بچایا ۔ نام اس سے بکائی کا سن کر ۔ رونے جو لگا وہ سر کو دھنکر
پوچھا اُس نے کہ آدمی زاد ۔ تو کیوں رویا کہا کہ فریاد ۔ وان خرمن عیش پر پڑی برق
یا بحر فسوں میں ہوا غرق ۔ واں پھانس چھپی ہوا سکو غم کی ۔ یاں سانس نہیں ہی ایکدم کی
بولی وہ کہ چھوٹتے اگر ہم ۔ رکھتے ترے زخم دل پہ مرہم ۔ بولا وہ کہ چل کہا کہ نادان
وہ دیو کہاں کہاں تو انسان ۔ دیوؤں سے بھی لڑ سکا ہے کوئی ۔ سائے کو پکڑ سکا ہے کوئی
بولا وہ کہ جی بچا نہ جانی ۔ دیو آگ تو آدمی سے پانی ۔ ہر چند کہ انس و جان میں ہی لاگ
دب جاتی ہے مشت خاک سے آگ ۔ بولی وہ کہ سن کہ آدمی زاد ۔ وہ دیو ہے تیری کیا ہے بنیاد
تجھ پاس تو اک عصا ہے جانی ۔ لاٹھی سے جدا نہ ہوگا پانی ۔ بولا وہ کہ یہ جو لٹھ مرا ہے
موسیٰ کا عصا سے اژدہا ہے ۔ یہ کہکے جتائے جوہر اپنے ۔ سامان دکھائے یکسر اپنے
ٹوپی جو اُتار لی تھی سر سے ۔ پھر رکھ کے نہان ہوا نظر سے ۔ لٹھ کاندھے پہ رکھ ہوا یہ جا کر
ظاہر ہوا ٹوپی کو اٹھا کر ۔ یہ شعبدہ دیکھ کر پری نے ۔ اُڑ چلنے کے پائے کچھ قرینے
تسکین جو ہوئی پری کی جی کو ۔ وہ آدمی ہے اڑا پری کو ۔ وہ دیو پری کو اُڑتے پا کر
اُچکا تو ملا ہوا پہ جا کر ۔ شہزادے نے اپنے سر کی ٹوپی ۔ جلدی سے پری کے سر پہ رکھدی
بدلی میں چھپی وہ ماہ روشن ۔ بچی سا عیاں ہو یہ پر فن ۔ وہ دیو کہ تھا پری پہ لپکا
حیرت زدہ آدمی پہ لپکا ۔ شہزادہ کہ لٹھ سے برق دم تھا ۔ بادل سا ہوا کا ہمقدم تھا
دیکھا جو نہ دیو نے گذارا ۔ پتھر اک اٹھا کے پھینک مارا ۔ وہ سنگ گراں حریہ غول
تاثیر سے پہل کے بن گیا پھول ۔ لٹھ اسکا پڑا تو وہ ہوا چور ۔ جسطرح عصا سے جام بلور
غل کر کے زمین پر گرا دیو ۔ موجود ہوئے ہزارہا دیو ۔ بادل کی طرح جو اُمڈے دشمن
لاٹھی سے ہوا وہ برق خرمن ۔ موسیٰ کا عصا تھا لٹھ جو اُنکا ۔ ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکا
سرمہ کیا کوہ پیکروں کا ۔ جی چھوٹ گیا دلاوروں کا ۔ ٹوپی کو اتار کر پری نے
چومے قدم بشر پری نے ۔ شہزادے نے تاج سر پہ رکھا ۔ لٹھ کاندھے پہ دل سفر پہ رکھا
فردوس میں جا کے صورت حور ۔ مان باپ سے آملی وہ مہجور ۔ دیو و نکی وہ سرکشی سنائی
انسان کی وہ مردمی جتائی ۔ سُن سُن کے اڑے حواس اُنکے ۔ لائے نہ یقین قیاس اُن کے
پوچھا وہ کہ ہے کہاں یہاں ہے ۔ پوچھا کہ کہاں کہا یہاں ہے ۔ سنتے ہی اُس نے تاج اُٹھایا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

حیرانوں کو شعبدہ دکھایا — بال اُسکے دبال سے بڑے تھے — ناخن بھی ہلال سے بڑے تھے
تن خاکی تھا جان آتشین تھی — عریانی قبائے پوستین تھی — صورت سے فقیر تھا بروگی
کی آؤ بھگت سمجھ کے جوگی — حسن آرا اُس پری کی مادر — باپ اس کا بادشہ مظفر
قدموں پہ گری کہا ادب سے — حرمت رہی آپ کے سبب سے — بولا وہ خدا خدا کرو واہ
ہے جملہ جہان کا مالک اللہ — قادر وہی کبریا وہی ہے — آخر وہی ابتدا وہی ہے
بولی وہ کہ حق ہے جو ہے فرمان — تم وقت کے اپنے ہو سلیمان — کھو کمراؤ لطف فرماؤ
شرتی مثل میوہ ہائے تر کھاؤ — بولا وہ کہ اشتہا کسے ہے — کھانے کا مزا رہا کسے ہے
سیاح کو کیا قیام سے کار — شبنم نہیں جا گزین گلزار — درویش روان رہے تو بہتر
اب دریا بہے تو بہتر — روح افزا بول اٹھی اجی واہ — ہم جانے نہ دیں گے تمکو واللہ
آرام کرو کہ ڈکرو آؤ — ہم رام ہوئے نہ رم کرو آؤ — مجمع سے الگ مکان میں لائی
آرام کی جا قرار پائی — اصحاب نیاز کھانے لائے — ارباب نشاط گانے آئے
تھا اپنے ہی وہ سوچ میں وہ سنسان — دھن راگ کی تھی نہ رنگ کا دھیان — بیوقت وہ راگ خوش نہ آیا
بے فضل وہ بھاگ خوش نہ آیا

آنا بکاولی کا روح افزا کی خبر کو جمیلہ کیساتھ اور تاج الملوک سے ملکر جانا سات دن بعد!

بچھڑوں کا جو ملنے کا بیان ہے — یوں خامہ خوشی سے تر زبان ہے — روح افزا کو جو کھو کے پایا
مژدہ شادارم تک آیا — جانا تھا یگانگی میں لازم — چلنے کو ہوئی جمیلہ عازم
وہ ساکن خانۂ سلاسل — یعنے وہ بکاولی بے دل — کہتی تھی کہ بیچ سے نکلتی
خواہاں یہ ہوئی کہ میں بھی چلتی — سنکے قیدی کی زار نالی — زنجیر کے بیچ سے نکالی
تخت اُنکے سوار یونکے آئے — اُڑتے وہ ہوا کے جھونکے آئے — بانوئے شہ ارم بمید
دخت اِس کی بکاولی عقیلہ — روح افزا سے ہوئیں بغلگیر — صورت پوچھی کہا کہ تقدیر
کہ سن کے مبارک و سلامت — بیٹھ اٹھ کے ہوئی جمیلہ رخصت — روح افزا نے کہا چچی جان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تم جاؤ رہین بکاولی جان
خاطر سے کہا کہ خیر یہ سکن
بے جاؤنگی خود میں سات تین دن

یہ کہکے وہ وحشت مجسم
آہو سی ارم کو گر گئی رم
روح افزا نے کہا بہن سے

بہتر کوئی جا نہیں چمن سے
گلگشت کرین چلو کہا خیر
کیا جانی کہ ہوگی سیر میں سیر

چل پھر کے ہنسی ہنستی میں پوچھا
کہو نا ملنا بہن یہ کیا تھا
روح افزا نے کہا کہ ہمشیر

میں نے یہ سُنا ہے کہ تو ہے دلگیر
واللہ کہ چھان کر خدائی
تیرے پیارے کو ڈھونڈ لائی

سمجھی وہ ہنسی کہا سٹرن ہو
نادان ہو کیا کہون بہن ہو
ہمکو یہ ہنسی نہیں گوارا

پیارا وہ ہو ویگا تمہارا
پیارا جو نہ تھا تو کھو گئین کیون
بدراہ بھی آپ ہو گئیں کیون

بولی وہ کہ آشنا تمہارا
پیارا نہیں پیار یکا ہے پیارا
گر اُسکی تلاش مین مین کھوئی

بدراہ نہ کر سکیگا کوئی
جو چاہو کہو جواب کیا دون
قائل نہیں ہوتی ہو دکھا دون

وہ جوگی وہ دھونی اور وہ آسن
دکھلایا تو تھی اس کی جوگن
دیکھا تو دیکھا رہی ہے تقدیر

کوشش کا اثر کشش کی تاثیر
روح افزا اُن کے بیچ مین وان
قالب تھی میان جان وجاناں

دونو نکا بدل تھا وصل منظور
مانند حجاب ہو گئے دور
وہ غرقہ بحر ظلم و بیداد

دریا رو یا سنا کے افتاد داد
خاطر کی کدورتین عیان کین
چشمون کی وہ صورتین بیان کین

رو رو کے بکاولی دل افگار
بولی کہ خدا کو علم ہے یار
پھرتا تھا تو چشم و دل مین میرے

دیدے مرے نقش پا تھے تیرے
مشکل مجھے اپنا تھا منانا تھا
ہر وقت قضا کا سامنا تھا

خم چشم بھری تھی مثل مژگان
ہم سایہ تھی سب کشیدہ دامان
گھر مین رہنا گران تھا میرا

زنجیر کا گھر مکان تھا میرا
جو کہ کے سٹرن پکارنا تھا
پتھر سا کھینچ مارنا تھا!

سختی سہی یا کڑی اٹھائی
افتاد تھی جو پڑی اٹھائی
طالع سے کسے تھی ایسی امید

نکلا ہی کدہر سے آج خورشید
کیوں مُنہ پہ شفق خوشی سے پھولی
کیا شام وصال راہ سے بھولی

یہ کہکے ملے بہم وہ ایسے
صفحے خط توامان کے جیسے
اک جان دو تن تھے سرو بالا!

صحبت کا مزا ہوا دوبالا
دربان سی تھی در پہ روح افزا
تھا پیش نظر حیا کا پردہ

جب بیٹھے ہوس نکال کے وہ
وارد ہوئی دیکھ بھال کے وہ
بول اُٹھی بکاولی کہ واری

محرم کا ہے کام پردہ داری
وہ بولی مجھے تو کچھ نہ آیا
تمنے مگر اب تو ہے سکھایا

کیا جانین ابھی بدا ہے کیا کیا
اس عمر مین سکینا ہے کیا کیا
بارے وہ مہ دو ہفتہ باہم

ایک ہفتہ رہے انیس و ہمدم
سمجھے ہفتہ کی میہمانی
ہر ہفت عروس شادمانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وعدے پہ جمیلہ ساتوین دن آئی تو تھا حیلہ غیر ممکن ساتھ اسکے روان ہوئی وہ گلرو
ہوش اسکے روان ہوئے کہے تو چاہا کہ وہ تاج رکھے سر پہ رہیے روپوش ساتھ چل کر
دامن کو پکڑ کے روح افزا بولی کہ کدھر کیا ارادہ الفت کے بہت نہ خوش مین آؤ
کچھ خیر ہے تمکو ہوش مین آؤ نافہمی سے خواہ ہو چکے ہو اب تو سیکھو کہ کھو چکے ہو
کار مشاطہ خود نہ کیجے انگارے کو ہاتھ سے نہ لیجے جلدی تمہیں کیا ضرور دم لو
بیدل نہ ہو قول لو قسم لو گھبراؤ نہ پاکے نامرادی غم کھاؤ جو چاہتے ہو شادی
سوچا تو نہ تھا صلاح اولجھنا دانائی تھی بات کا سمجھنا . . . . . .

پیغام لے جانا حسن آرا کا بکاولی کی شادی کیواسطے

بیدل نے جگہ جو جی مین پائی یوں خامے نے کی زبان کشائی وہ شکر گذار روح افزا
ماں سے بولی کہ حسن آرا واجب ہے ادائے حق مہمان احسان کا عوض نہیں جز احسان
حسن آرا نے کہا کہ بہتر جو اپنے سے ہو نہیں مین باہر بولی وہ کہ یہ فقیر جوگی!
ہے عشق بکاولی کا روگی میں اسکے سبب بچی ہون جی سے یہ میرے سبب ملے پری سے
رازان کا کیا جو آشکارا راضی ہوئی سنکے حسن آرا بلوا کے مصور اک کہن سال
کھچوائی اس آدمی کی تمثال وہ صورت حال رم مین لائے خلوت مین جمیلہ پاس آئی
چھپڑا کہ ہو مہ سے عقد پروین پیوند نہال گل ہو نسرین واجب نہیں اب تامل اس مین
بھرے وہان تک نہ چھلکے جس مین بولی وہ جمیلہ کیا بناؤن تو اپنی ہے تجھ سے کیا چھپاؤن
سودا ہے مری بکاولی کو ہے چاہ بشر کی باولی کو مشہور ضد انس جانی!
یک جا نہیں رکھتے آگ پانی حسن آرا نے کہا جمیلہ مجھ کو یہ نہیں پسند حیلہ
کاوش تری بے ثبات ہی یہ سو بات کی ایک بات ہے یہ دو دل جو ہون چاہنے پہ راضی
یہ جان لے گیا کریگا قاضی بولی وہ جمیلہ ہوش مین آؤ جاکر کسی اور کو یہ سمجھاؤ
تجویز کی آپ کے مین قربان لیجائے مری پری کو انسان حسن آرا نے کہا کہ خاموش
شعلہ کو کیا ہے کسنے خاموش اسباب نہ جمع کہ ضرر کے رکھ پنبہ نہ داغ پر شرر کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بولی وہ جمیلہ پھر کروں کیا | وہ بولی نہ سمجھی کہتی ہوں کیا | جب دل ہی پری کا آگیا ہے
انسان ہے تو کیا مضایقہ ہے | انسان ہی تھے حضرت سلیمان | انسان ہی تھے مسیح دوران
یہ قطرۂ بحر کیسے پائی | دریا ہے جو ہوئی آشنائی | کیا شکوہ اگر پری نہ سمجھے
افسوس جو آدمی نہ سمجھے | دم دھاگے میں رشتہ نفس کی | پھندے میں پھنسا ہے پیش و پس کے

بیاہ ہونا بکاولی کا تاج الملوک کے ساتھ اور رہنا ارم میں

شادی کیلئے ہے کلک شنجرف | انگشت قبول دیدۂ حرف | حسن آرا جو تھی نیک تدبیر
دکھلائی جمیلہ کو وہ قصور | پہچان کے نمال و خط سے انداز | وہ چپ جو رہی تو یہ سخن ساز
بولی کہو کیوں کہا کہ مانا | پر کھوئے ہوئے کا کیا ٹھکانا | وہ بولی کہ اس سے تجھ کو کیا ہے
ہم نے تو سمجھ کے کچھ کیا ہے | ٹھیری یہ غرض کہ آج کی رات | فیروز شاہ آگے چھیڑے بات
جب سونے کو وہ محل میں آیا | افسانۂ عشق اسے سنایا | یاد اس نے کیا بکاولی کو!
لے آئے اڑا کے اس پری کو | تصویر بشرح دکھائی اس کو | شادی کی خبر سنائی اس کو
دیکھا تو نہ فرق تھا سر مو | جانچے خط و خال و چشم و ابرو | نقشے سے وہی نگار پایا
قسمت کا لکھا تھا آگے آیا | کہنے لگی دل میں یا الٰہی | شر ہو نہ کہیں یہ خیر خواہی
پیارے سے نہ ہو خلاف وعدہ | کیا سوچتی ہو نصیب اعدا | دیکھا تو وہ بھیدی حسن آرا
کرتی تھی اسی کے روح نظارہ | روح افزا کا آگیا دھیان | تسکین ہوئی آئی جانمیں جان
جانا کہ بہار فضل سے ہے | یہ نقل مطابق اصل سے ہے | اقرار میں تھی جو بے حیائی
شرمائی لجائی مسکرائی | حسن آرا نے کہا مبارک | ایجاب اس نے کیا مبارک
سج دھج یہ ہی ادھر بنائی | بن ٹھن کے بنا ادھر سے آئی | سیارہ سناس کو بلایا!
ساعت ٹھہرائی دن دکھایا | شادی کی خبر سے خوش خوش آئی | مشتاق کو خوش خبر سنائی
راتوں کو جو گنتے تھے ستارے | دن گنتے لگے خوشی سے سارے | وان مہندی نے چوٹے پائے خورشید
یاں سبز ہوا نہال امید | وہ وہاں پہ گلاب سے نہائی | یاں تازگی آبرو نے پائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

واں غازہ لیسے رخ مشفق میں خورشید
یاں جمگیا منہ پہ رنگ امید افشاں ہوئی واں ستارہ افشاں

یاں چاند سے روشنی دو چندان
واں مانگ سے مانگ مہکستان مانند یاں شملہ سر سے ہالے میں چاند

واں زلف نے کھائے پیچ پر پیچ
طرفہ کلغی پہ یاں تھا سر پیچ آنچل ہوئے واں نقاب عائض

سہرا ہوا یاں حجاب عارض
زیبا ہوا واں بدن پہ گہنا یاں خامہ وفا کا اپنے پہنا

محرم کی کسی کئے ادھر بند
ہمت کا ادھر بندھا کمر بند واں گل سے بہار بوستان تھی

آرائش تخت گل یہاں تھی
الماس کے واں تھے چہار فانوس یاں جلوہ فروش تخت طاؤس

مہتاب سے چاندنی کا واں فرش
یاں چرخی سے چرخ میں سر عرش واں جلوے حنائی انگلیوں کے

یاں روشنی کے تھے پنجشاخے
بادل سی وہ واں گرج رہی تھی یاں دھوم سے باجے بج رہے تھے

واں پریوں میں ذکر آدمی زاد
نوشہ کے جلو میں یاں پریزاد گلگون تھا کسی کا یا در فتار

گلرنگ کسی کا تھا ہوا دار
ہاتھی تھے تو مستوں کے دھت تھے گھوڑے تھے تو چابکی لت تھے

وہ ماہ کہ تھا سوار شبدیز
تھا پا بر کاب شوق مہمیز وہ تک جو برات اُدھر سے آئی

کی سب نے اِدھر سے پیشوائی
فیروز و مظفر ایسے دو شاہ پر نور تھے جیسے مہر اور ماہ

باران گلاب و بارش گل
جو کر بڑھے آگے با تجمل سلطان فروز رشک جم تھا

نوشہ مسند پہ جم کے بیٹھا
ہر جا سے بجے کا شور و غل تھا سنبل کا چنور تو چتر گل تھا

گل سے خوانوں میں زردہ لایا
اُن غنچہ دہانوں کو کھلایا خورشید سا آفتاب لائے

مُنہ ہاتھ ہر ایک کے دھلائے
قلیان پئے مشکبو دھوئیں کے بیڑے چکنے پان کے مزیدار

جب عقد کی اُنکے ساعت آئی
دو رشتوں میں اک گرہ لگائی یک جا کیے وہ عروس و داماد

وہ جان پری یہ آدمی زاد
حیرت نے آئینہ دکھایا شربت دیدار نے پلایا

زلفیں ہوئیں چہرہ کی بلا چین
ٹونا وہ نگاہیں سحر آگین جو چہرۂ آتشین پہ بل تھا

اسپند نگاہ بے بدل تھا
جوڑی جو ملی بنے بنی کی سنگت ہوئی راگ راگنی کی

جو گاتیں تھیں شہانے گائیں
لیتے ہوئے نیک راگ لائیں حق پا کے جو رکھتی تھی قدامت

بول اُٹھیں مبارک و سلامت
پیارا تھا بنے بنی کا جوڑا خلوت میں دولہا دلہن کو چھوڑا

سیان کہ ہزار ہا بھری تھیں
ارمان سے سب وہاں سے نکلیں بے پردگی ہوتی تھی جو انہیں

دروازوں سے بند کر لیں آنکھیں
طومار حجاب کو کیا طے ساغر پہ جھکا وہ شیشہ مے

مستانہ ملا دولہن سے نوشاہ
صحبت ہوئی دخت رز سے دلخواہ مست آنکھیں تھیں رشک جام رشاد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لبریز ہوئی شراب دیدار — گردن بھی صراحی مے ناب — ہاتھ آئی وہ بہر مستی خواب
جب اوڑھی عروس نے چادر — نکلا پردے سے شاہ خاور — ثابت جو شب کو تھے ستارے
خورشید نکلتے ہی سدھارے — لینے دولہا دلہن سحرگاہ — نکلے آرام گاہ سے دلخواہ
منہ گھر کو براتیوں نے موڑا — محظوظ دولہا دولہن کو چھوڑا — وہ حوض گلاب میں نہایا
یاں رخ پہ عرق گلاب پایا — واں جوڑا جست و تنگ بدلا — یاں جوڑے کے منہ کا رنگ بدلا
وہ راگ کا دیکھنے لگا رنگ — یاں پردنیں چھیڑی خوش آہنگ — ....

رخصت ہونا تاج الملوک کا بکاولی کو لیکر اور آنا گلشن نگارین میں

غربت سے جواب سرد وطن ہے — کلک دو زبان پہ حرف زن ہے — شادی ہو کر وہ خانہ آباد
سوچا کہ میں بنا خانہ داماد — غربت میں وطن کی دھن سمائی — اوس فیل کو یاد ہند آئی
خلوت میں ہوا پری سے گویا — دنیا میں ہیں سب وطن کے جویا — پانی نہ خاک گوروان ہے
یو شعلہ کی سوئے آسمان ہے — عزم سفر وطن سمجھ کر! — بولی وہ بکاولی کہ بہتر
چلیئے گا تو ساتھ مین بلا عذر — رہیئے گا تو بندگی میں کیا عذر — ہاتھ اس کا پکڑ کے باہر آئی
ماں باپ کے پاس دختر آئی — ہوتے ہی دو چار خویش و دختر — دو سے ہوئے چار اس جگہ پر
وہ تینوں تھے قوم کے پریزاد — چوتھا ان میں یہ آدمی زاد — چومی اس نے زمین خدمت
غربت سے وطن کی چاہی رخصت — فیروزشہ جمیلہ بابو — دونوں ہوئے سن کے سرفراز
عوطے مین جو آ گئے وہ یکسر — بولی ماں باپ سے وہ دختر — پردیسیوں سے جو کی ہے نسبت
اب کیجیے ہنسی خوشی سو رخصت — دعوے انہیں کچھ دیئے ہوئے پر — قایم رہیئے کیئے ہوئے پر
لازم جو ہو اس میں کد نہ کیجے — سایل کا سوال رد نہ کیجے — بولی وہ کہ بخت تھا زبردست
خورشید کے ذرے ذرے کیا پت — انسان سے چھکے پری کی گردن — کانٹے سے رکا ہوا کا دامن
یہ کہ کے منگائے دو ہوادار — سو دو بلائے باد رفتار — ہو کر دو دل کی رنیب دوش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رخصت وہ ادھر ہوئے اُدھر ہوش — اشکون سے شگون لیا زالا — آئینہ رُخ پہ پانی ڈالا!
سونپا مختار کو جو مجبور — گھر پاس تھا اور وہ منزلون دور — آئے تو وہ باغ سمر نیاد
تھا آب و ہوائے خوش سے آباد — خیل و خدم اس کے منتظر تھے — مانند حواس منتشر تھے
پہچان کے سب نے غل مچایا — آیا تاج الملوک آیا! — داخل جو ہوئے محل کے اندر
محمودا لپکی دوڑی دلبر — پوچھا خوش خوش کہا کہ دم لو — دیکھو یہ کون ہیں قدم لو
دلبر یہ وہی بکاولی ہے — محمودا دیکھ کہا پری نے — سبحان اللہ کہ کے دلبر
بولی کہ گھبر ہوا منور — محمودا نے کہا مبارک — خوسنودیٔ آشنا مبارک
اِن مختصرون نے جب دیا طول — بولی وبکاولی کہ معقول! — یہ سمجھو تو کچھ نہیں ہے تکرار
خوش پوس سے ایک جوڑے دوچار — درجے درجے رہین وہ ذی ہوش — ہمخانہ و ہمدم و ہم آغوش

طلب ہونا بکاولی کا راجہ اندر کی محفل میں اور آگاہ ہو کر ہمراہ جانا تاج الملوک کا

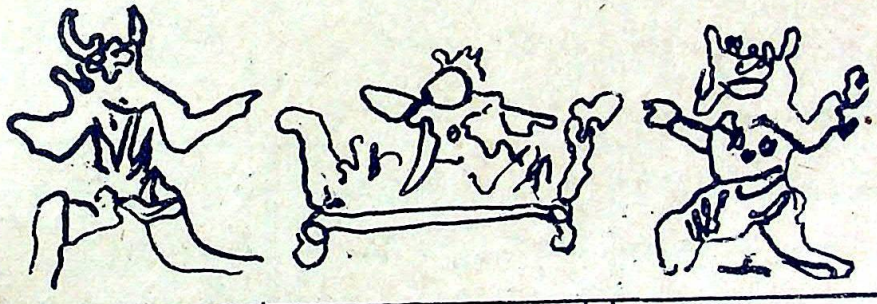

تقدیر سے ہیں جو شادی و رنج — اب یوں نئی خامہ ہے نوا سنج — از بسکہ یہ چرخ فتنہ انگیز
ہے خرمن عیش بر شرر ریز — یک چند وہ مہ تھی کاوشون میں — گذری اک عمر خواہشون میں
تقدیر سے جب مراد پائی — راجا اندر کو جو یاد آئی — اندر اس امر نگر ہے شہر ایک
خلقت ہے وہانکی زندہ دل نیک — اندر ہے بادشاہ اس کا — آسن ہے تخت گاہ اس کا
مفتوں وہ قضا سے اسقدر ہے — اُس بستی کا نام امر نگر ہے — یزدانیون کا ہے مسکن اسمیں
روحانیون کا نشیمن اس میں — کہتے ہیں مورخان ہندی — آباد ہوا پہ ہے یہ بستی
راجہ کہ کمال پارسا ہے — مقبول جناب کبریا ہے — خالق نے دیا ہے فوق اس کو
لقمے سے ہے ذوق شوق اسکو — انسان کا سرود رقص کیا ہے — پریوں کا ناچ دیکھتا ہے
باری باری سے جو پری ہے — راجہ اندر کی مجرئی ہے — لیکن جو بکاولی دل افگار
باری یہ پہونچ سکی نہ ہیہات — اک شب راجہ تھا محفل آرا — یاد آئی بکاولی دل آرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پوچھا پریون سے کچھ خبر ہے — شہزادی نکاولی کدھر ہے — منہ پھیر کے ایک مسکرائی
آنکھ ایک نے ایک کو دکھائی — چپتون کو ملا کے رہ گئی ایک — ہونٹون کو ہلا کے رہ گئی ایک
بولا وہ کہ چپ ہو کیا سبب ہے — بولیں وہ کہ کہئے بے ادب کیا — نانا پریون سے اس نے توڑا
رشتہ اک آدمی سے جوڑا — وہ سن کے خفا ہوا کہا جاؤ — جسطرح سے بیٹھی ہوا ٹھالاؤ
پریاں اڑیں اوپر اوپر آئیں — مہتابی پہ مثل ابر چھائیں — دیکھا تو وہ دونو کرتے تھے خواب
گل سکتے تھے آفتاب و مہتاب — ہم بستر آدمی پری تھی! — سائے کے بغل میں چاندنی تھی
غافل جو موکلون نے پایا — اوس نقش مراد کو جگایا — جاگی تو سب اسکے جوڑ کی تھیں
اندر کے اکھاڑے کی پری تھیں — بولیں کہ طلب کیا ہے چلیئے — جوڑا یہ خراب ہے بدلیئے
اُٹھی اُسے جی کی طرح چھوڑا — بدلا مانند رنگ جوڑا!! — ساتھ اُنکے وہ تا بہ محفل آئی
لرزاں لرزاں مقابل آئی — راجا نے نگاہ کی غضب سے — پوچھا کہ یہ بیحیائی کب سے
بو آتی ہے آدمی کی لے جاؤ — ناپاک ہے آگ اسے دکھالاؤ — شعلۂ ساپری کا جسم کانپا
منہ دامن اشک سے ڈھانپا — پریون نے کشان کشان نکالا — صندل آتش کدے میں ڈالا
کافور سے جل اُٹھی سراپا — ٹھنڈی ہوئیں تھا جنہیں جلایا — جو آتش گل نہ لے چمن سے
جھونکا اُسے آگ میں جلن سے — جس رخ پہ تھی کاکل بمنہ! — تھا چشم زدن میں دود اخگر
جس جسم پہ تھی نفیس پوشاک — شعلے کے سوا نہ کچھ تھا خاشاک — عیلے نفس ایک خضر آئی
چھنٹے سے جلی ہوئی جلائی — شعلہ سے زیادہ پاک دامان — آکر ہوئی انجمن میں رقصان
ناچی گائی غریب ناچار — اغیار ادا سے کر لیے یار — برخاست کا وقت صبحدم تھا
راجا کہ وہ صاحب کرم تھا — بولا جایون ہی آیو روز — جل بجھ کے سدا سنایو روز
رخصت پاتے ہی وہ ہوائی — پران پران ہوا سے آئی — لپٹوا ز کنار حوض اتاری
شب کی پوشاک پہنی ساری — بیتاب آرام گاہ تک آئی — ہمخواب کی آنکھ بند پائی
یوں سیج پہ آکے سوئی بیتاب — جس شکل سے آئے آنکھ میں خواب — وہ آہوئے مست خواب خرگوش
یعنے تاج الملوک بیہوش — اس شب کو بغل میں آکے جاگا — پر دوسری شب وہ جاکے جاگا
دیکھا تو وہ متصل نہیں ہے — پہلو میں جگر کے دل نہیں ہے — جاحت کی کمان سے جب ہوئی چھر
جھنجلا کے پلنگ سے اُٹھا شیر — دائیں دیکھا نظر نہ آئی — بائیں دیکھا کہیں نہ پائی
عورت تھی گمان بد سے کھٹکا — جانا کہیں دل کسی سے اٹکا — اژدر نظر آیا ور کاسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

سمجھا وہ پلنگ چار پایہ — آنکھوں میں جو چھا گیا اندھیرا — پل مارتے ہو گیا سویرا
جاگا تو پری بغل میں پائی — وہ نقش وفا عمل میں پائی — دانستہ خبر ہو نہ بیتات
گویا کہ وہ شب کا حال تھا خواب — جب مہر فلک گیا لب بام — مہتابی پہ آیا مہ سرشام
معمول سے بزم میں ہوئی جمع — مینا و کباب و مجمر و شمع — جام اس نے بھرا کہا پیالے
دل اُسکا بھرا تھا جام کیا لے — ٹھانی تھی کہ آج رہ کے بیدار — دیکھوں جاتی کہاں ہے عیار
بولا کہ ہیں درد سر کے کچھ طور — میں آج بنونگا شامل دور — ہٹ اُسنے جو کی تو ہاتھ مارا
شیشہ ہوا چور سارا — ہوتی ہے جو نوک شیشہ نشتر — چر کے لگے اُس کے اُنگلیوں پر
بیداری شب کی گھات پائی — حکمت سر دست ہاتھ آئی — کف میں نمکین کباب لیکر
چھڑا نمک اُن جراحتو پر — بند آنکھیں کئے ہوئے شکیب — بیدار رہا تو آخر شب!
پریون نے ہوا سے تخت اتارا — ثابت ہوا ٹوٹتا ستارا — سوتا اُسے جان کر اُٹھی وہ
پوشاک بدلنے کو گئی وہ — اُس تخت کا یہ پکڑ کے پایہ — پوشیدہ ہوا برنگ سایہ
بن ٹھن کے جب آئی رشک ناہید — ذرہ ہوا ہمرکاب خورشید — جاتے ہی زمین سے آسمان پر
پہنچی اُس بزم مین سمان پر — لوگون سے بھرا ہوا وہ دائرہ تھا — پرصورت وصلد اوہ دائرہ تھا
جھلکے پہ پونچ کے تخت ٹھیرا — مرکز پہ وہ بیچ تخت ٹھیرا — آتشکدہ پریون نے بنا کر
پھینکا اُسے پھول سا اٹھا کر — شہزادہ کہ زیر تخت زرکار — تھا پہلو گل میں صورت خار
فریاد نہ کرنے پایا مضطر — تابان ہوئے آگھ میں سی اخگر — راجا جس رخ تھا محفل آرا
دل لینے اِدھر چلی دل آرا — ہمراہ چلا وہ چھوڑ پایہ — آگے تھی پری تو پیچھے سایہ
محفل میں جو آئی شمع محفل — پروانون کا ہاتھ سے گیا دل — جو گاتی تھین بیٹھیں مثل آواز
مجرے کو اٹھی وہ صورت ناز — وہ ناچنے کیا کھڑی ہوئی تھی — خود راگنی آکھڑی ہوئی تھی
رقص اِسکا اگرچہ خوش نما تھا — سنگت کا پکھاوجی تھکا تھا — شہزادی نے دیکھ وائیں بائیں
لین طبلہ نواز کی بلائین — آہستہ کہا کہو تو آؤن — فرماؤ تو بندگی بجاؤن
اُس نے جو پکھاوج اسکو دیدی — کیفیت اتفاق نے دی — تھا سم پہ یہ اس پری کا نقش
سب آنکھ ملا کے کہتے تھے آہ — محفوظ کیا جو سب کو یکبار — بخشا را جانے تو لکھا ہار
انداز سے اس نے لیکے مالا — کاندھے پہ پکھاوجی کے ڈالا — برخاست کا تھا وہ رخصتی ہار
برہم ہوئی بزم اُٹھے سب اکبار — لے ہار وہ شاہزادہ فی الفور — پنہان ہوا زیر تخت اسی طور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بادِ سحری چلی جو سُن سے — وہ شمع سدھاری انجمن سے — خورشید سے پہلے اُڑ کر آئی
تاروں کی چھاؤن میں گھر آئی — وہ حوض کے رخ چلی اُتر کر — یہ آنکھ بچا کے سوئے بستر
وہ آئی تو غافل اُس کو پایا — آغوش میں آگلے لگایا! — جب پردۂ صبح ہوگیا فاش
خنداں خنداں اُٹھا وہ بشاش — اُس غنچہ دہن کا مسکرانا — بیرنگ بکاولی نے جانا
ہنستے ہنستے کہا ہنسے کیوں — ہنستا نہیں بے سبب کوئی یوں — بولا وہ کہ خواب دیکھتا تھا
آتش پہ کباب دیکھتا تھا — بولی وہ کہ ہم بتائیں تعبیر — دلسوزی کریگا کوئی دلگیر
بولا کہ وہ رات کو اُفق میں — خورشید تھا آتش شفق میں — بولی وہ کہ مہر سے شب و روز
عالم میں رہوگے رونق افروز — بولا وہ ایک مقام ہو تھا — گلزار خلیل ربرو تھا!
بولی وہ بشر ہو تم دلاور — سرسبز ہو قوم آتشی پر — بولا وہ کہ دیکھی اک شبستان
شعلہ ہوا انجمن میں رقصان — بولی وہ کہ شعلہ بین پری ہوں — جھاج نچاوڑ ناچتی ہوں
بولا وہ کہ جب ہوا اُجالا — بخشا مہ انجمن نے ہالا — ہالا مہ انجمن کا کیا تھا
وہ ہار تھا جو گلے پڑا تھا — گھبرائی پری کہ ہیں یہ کیا ہے — بولا وہ کہ ہار نو لکھا ہے
کاندھے پہ تھا رات جس کو ڈالا — پہچانتی ہو وہ طبلے والا — کیوں جی یہ اکیلے شب کو جانا
اوپر اوپر مزے اُڑانا — یہ سُن کے پری وہ سوختہ تن — بولی کہ سُن اے صلاح دشمن
میں جا کے جلی تو غم نہیں ہائے — ڈر ہے کہ نہ تجھ پہ آنچ آجائے — میرے جلنے پہ خاک ڈالو
تم نام نہ دان پہ چلنے کا لو — افروختہ آتش حسد سے! — چلنا یہ سپند چشم بد ہے
بولا وہ کہ یہ نہ ہوگا مجھ سے — میں دو قدم آگے ہونگا تجھ سے — سمجھاتی رہی اُسے وہ دانا
لیکن اُس نے کہا نہ مانا — عازم ہوا شب کو آتے ہی تخت — بافسمت یا نصیب یا بخت
وان جا کے وہ سوچی آسکو لاگ — لے چلئے تو راجہ لائیگا راگ — سنگت کا پکہا وجی بنا کے
گائی یہ غزل مقام پا کے

غزل

ساقی قدح شراب دیدے — مہتاب مین آفتاب دیدے — ساقی باقی جو کچھ ہو لیلےٰ
باقی ساقی شراب دیدے — اس بت سے نہیں سوال کچھ اور — اپنے منہ سے جواب دیدے
لیلےٰ میں نے تجھے بنایا — مجھ کو مجنون خطاب دیدے — اس گل سے نسیم زر نہیں مانگ
جو چاہیئے وہ بیحساب دیدے

نصف ہو جانا بکاولی کا راجا اندر کی بد دعا سے اور بت خانہ میں ملنا تاج الملوک سے اور کھد نا تنخانہ کا رانی چیتراوت کے حکم سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہے اب جو بیان سنگ ساری
یون پائے قلم ہوا ہے بھاری

خوش لہجہ بہت بکاولی تھی
گاتی اور ناچتی بڑی تھی

راجہ نے کہا کہ خوش ہون تجھ سے
جو چاہے آج مانگ مجھ سے

خاطر کی مراد بس یہی ہے
مانگا جو بشر پری نے بیباک

راجہ اندر ہوا غضب ناک
دکھلا کے اسی پکھاوجی کو

مانگا کہ یہ دو بکاولی کو
ارمان یہی ہوش یہی ہے

بولا کہ اس آدمی کی یہ تاب
لے چشمۂ آفتاب سے آب

کھویا تجھے تیری آرزو نے
جا تیری سزا یہ ہے کہ تو نے

کی ہے حرکت خلاف آئین
پتھر کا ہو نصف جسم پائین

اس سختی سے کچھ دنوں رہے تو
بعد اس کے خاک میں ملے تو

قالب تیرا انقلاب پائے
جامے میں تو آدمی کے آئے

بارہ برس اس طرح گذر کر
پھر تجھ کو ملے پری کا پیکر

اس وقت جہان تو چاہے جائے
تو اس کو ملے وہ تجھ کو پائے

روئی وہ بکاولی یہ سن کر
تڑپا شہزادہ سر کو دھن کے

خواہش جو بلائے جان ہوئی وہ
ہلکا ہوا یہ گران ہوئی وہ

ناری تھی پری ہوا بتائی
خاکی تھا بشر زمین جھکائی

سایہ ساز زمین پہ جب گرا وہ
افتادہ کو سوچنے لگا وہ !

سبزی کی دھوپ چھاؤں مخمل
صحرا میں بھی تھی سو گیا مثل

چشمہ اک آفتاب سا تھا
عاشق کی طرح بھرا ہوا تھا

پریان کچھ اُدھر نہائی آئین
دیکھا وہ تو بشر تو کھلکھائیں

بولیں یہ وہی پکھاوجی ہے
عاشق جس پر بکاولی ہے

وہ چونک کے بولا اٹھا کہ اللہ
بتلاؤ کہان ہے وہ کہا آہ

اندر کے غضب سے ہو کے پتھر
ہے تب سی وہ ایک مٹھ کی اندر

پوچھا کہ کہان کہا بہت دور
بولا وہ پھر کہا کہ مجبور

یہ کہ کے اُتاری سب نے پوشاک
باہر ہوئیں جامے سے وہ بیباک

پرویکا جو کچھ خیال آیا !
تن چادر آب سے چھپایا

بے ننگ یہ سب نہا رہی تھین
موجین باہم اُڑا رہی تھیں

سوچا وہ کہ اُنکو دیجئے جل
خس پوش کئے وہ جامۂ گل

جب خوب وہ شعلہ رو نہائین
باہر بصد آب و تاب آئیں

پوشاک دھری ہوئی نہ پائی
جانا کہ حریف نے اُڑائی

جھک جھک کے بدن چراتی آئیں
رُک رُک کے قدم بڑھاتی آئین

دکھلائی کسی نے چشم جادو
چمکائی کسی نے تیغ ابرو

جھنجلا کے کہا کہ لاؤ مانو
ہم کو بھی بکاولی نہ جاؤ

بولا وہ چہ خوش تم ایسی کیا ہو
ڈرنے کا نہیں میں کیا بلا ہو

پوشاک جو لینی ہو تو پہنچاؤ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بولیں وہ چلو کہا قسم کھاؤ — عریانی کے ننگ سے لجائیں — ستار کی قسمیں سب نے کھائیں
شہزادے نے کر کے پاس انکا — خلعت سا دیا لباس اُنکا — پرمان ہوئیں رخت سج کے خرسند
ہو جیسے ہوا حباب میں بند — شانے پہ چڑھا کے مثل گیسو — اُس گل کو اُڑایا صورت بو
واقف اُس تبکدے سے تھیں وہ — سنگلدیپ اُس کو لے گئیں وہ — وہ جائے بکاولی بتائی!
دیو نے کو یاد لی بتائی — بت خانہ میں تھا طلسم کا ڈر — ششدر رہا چار سمت پھر کر
عقدہ کھلا شام ہو کر اُسکا — شق مثل قمر ہوا در اس کا — دیکھا تو وہ بت تھی مٹھ کے اندر
جسم آدھا پری تھا آدھا پتھر — تھی ناف سے لیکے تا یہ پاسنگ — تھا کوہ سرین کے آگے پاسنگ
چومے جو قدم اُس آدمی نے — سینے سے لگا لیا پری نے — زمی سے کہا بخیر گذری
کس سختی سے تم بغیر گذری — ہم پر تو پڑے وہاں پہ پتھر — تم کیونکہ بچے کہا مقدر
گر پڑے زمین پہ مثل شبنم — پھر پر یوں کی قہر سے اڑے ہم — جذبہ تم پاس کھینچ لایا
سختی اب دور ہو خدایا — تا آخر شب فسانے کہہ کر — بولی وہ پری کہ اے دلاؤ
یہ در ماند چشم بے خواب — ہوتا ہے سحر کو بند بے تاب — پیش از دم صبح تم نکل جاؤ
کل پھر سر شام خیر سے آؤ — مصرف کو جو ضرورت زر — زیور مرا مجھ سے لو یہ کہہ کر!
کانوں میں سے موتی کچھ نکالے — دامن پہ مثال اشک ڈالے — صدقے وہ بشر ہوا پری کے
قدموں پہ یہ گرا بکاولی کے — پاؤں اسکے چھوئے تو یخ سے پائے — آنسو چھوڑی گھر اٹھائے
نکلا جیسے ہی مٹھ کے باہر — پتھر اگئی چشم حلقۂ در — آنکھوں سے یہ دیکھنا ہوا قہر
آگے کو بڑھا چلا سوئے شہر — بازار میں جا کے بیچے گوہر — مفلس سے ہوا وہ صاحب زر
گھوڑا جوڑا نفر حویلی — جو جو شے چاہئے تھی لیلی — جب منزل شب میں رہبر روز
لے گوہر شبنم آیا پر سوز — گنبد گردون کا جو بے در — تابان ہوئے اس میں ماہ و اختر
سیارون سے کر کے استخارہ — اُس برج کے رخ و مہ سہارا — دیکھا تو در قبول وا تھا
رگڑا انہیں ایڑیون پہ ماتھا — شب سایۂ زلف میں بسر کی — لی صبح کے ہوتے راہ گھر کی
تقدیر نے راستہ بھلایا — راجا کے محل کے جانب آیا — چیرادت اس کی ماہ پارہ
غرفے میں سے کرتی تھی نظارا — دیکھا تو جوان تھا یہ تصویر — صورت پہ فدا ہوئی وہ بے پیر
یاں پردۂ در نظر سے گذرا — واں تیر نظر جگر سے گذرا — دستور تھا جسکو بیٹی چاہیئے
باپ اُسکا اُسکے تھا یہ جویا — راجا سے خوش خرامیان کی — مشاطۂ خوش ادا روان کی

CC-0.Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شادی کی خبر سے وہ یکایک — خوش خوش آئی کہا مبارک — اُس شہر کا چترسین راجا
دختر رکھتا ہے ماہ سیما — ہر ملک کے شہریار آئے — ہر شہر کے تاجدار آئے
راضی تجھ سے ہوئی وہ بے پیر — طالع قسمت نصیب تقدیر — بیجا دہ ہوا کہا کہ جا جا!
کیسی رانی کہاں کا راجہ — دکھلا نہ مجھے ہری باغ — غنچے کی گرہ میں کیا ہے جز داغ
لفت میں ہے آبرو گنوانی — کب چشمۂ مہر میں ہے پانی — مکار تو مجھ سے کرتی ہے زور
دور ہو میرے سامنے سے چل دور — ہٹ دیکھکے اُسکی ہٹ گئی وہ — قسمت کی طرح پلٹ گئی وہ
پایا جو جواب منتظر نے — آنکھون میں لگا خیال پھرنے — تقدیر کی بات ہونے والی
زر سے ہوا ہاتھ اسکا خالی — من سانپ کا ران سے نکالا — بازار آیا وہ سر و بالا!
کیا جوہری مول کرتے اسکا — راجہ تک رفتہ رفتہ پہنچا — جو مدعیون کا مدعا تھا
موقع جو ملا تو کیا بُرا تھا — جھنجلا کے ڈرا کے غل مچا کے — سمجھا کے دیا کے دست پا کے
من چھین کے چوری کے بہانے — بھیجا کھلے بندون قید خانے — زندان مین وہ نیم جان و بسمل
زنجیر میں پاؤں زلف میں دل — غم کھا کے لہو کے گھونٹ پینا — دم کے دھاگون سی ہونٹ سینا
داروغہ مجلس جفا نے — رانی سے کہا کسی بہانے — یوسف کی خبر لے اور زلیخا
زندان میں ہے وہ عزیز مرتا — اس چاہ میں کام ہو نہ جائے — یہ ماہ تمام ہو نہ جائے
دانا تھی وہ جیل خانے آئی — بگڑے ہوئے کو بنا نے آئی — دیکھا تو سرنگون تھا دلگیر
تھی حلقہ بحلقہ زلف و زنجیر — آنکھا اُس سے نہ جب ملائی اُس نے — زنجیر اُسکی ہلائی اس نے
پابند بلا و مبتلا تھا — کب اسکو خیال بند پا تھا — رانی نے جو لی نگاہ کی
بیڑی کٹوائی بے گناہ کی — قدمون پہ گری کہا اٹھو آؤ — انکار و گریز جانے دو آؤ
اٹھا وہ پری کی آرزو میں — یہ سمجھی کہ پھانسا گفتگو میں — دان دھن کہ صنم سے کد خدا ہوں
یان دھیان کہ پت کا پار ساہون — بجویز میں اپنے مفہوم — آئی تو محل میں مچ گئی دھوم
راجا نے ستارا دان بلایا — سعدین کا زائچہ ملایا — دن ڈھل کے وہ ماہ نو سر شام
غائب ہوا سیر کے کچھ کام — دروازے کا مٹھکو دیدہ وا تھا — تو یہ کا در کھلا ہوا تھا!
آیا تو وہ کب سے تکتی تھی راہ — دیکھا تو کہا کہان رہے واہ — دیکھے جو حنائی ہاتھ بیباک
تلوون سے پری کے لگ گئی آگ — پوچھا کہ بن آئی کس بنی کی — کس راہ کی زن و زر نہ رفی کی
توفیق یہان تلک جو لائی — مہندی پاؤن کی گھس نہ جائی — قدمون سے لگا لپٹا ہوا وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مہندی کا جو رنگ تھا کہا وہ
دامون کھینچے وہ عید ہونا
شادی نہیں کچھ خوشی سے ماری
شادی کے بہانے غم سے چھوٹا
زنجیر دن سے پاؤن ہے نکالا
چھالے پڑین کال اگر چھونے ہون
مری تجھے ایسی کیا لگی تھی!
آسان نہیں کڑی اٹھانا
ہتی ہوں جہان کی سختی سستی
سینگنی گران نہ چلے گا داغ
کب چاہیئے گی عقل مصلحت سنج
ہوتی ہے سحر چلو ہوا ہو
آیا تو وہ نوعروس زیبا
تھی چین بجبین شکن کی صورت
سوتی جو کٹی مشب جوانی!
شب کو ہوئے داخل سبستان!
وہ آنکھون کی طرح ایک جا تھے
اٹھ چلنے کا سوچتا تھا پہلو
حیرت چھائی تو کھو گئی وہ
لپکا تو پری کے رخ گیا یہ
دوری نے جو حد سے کی درازی
کل بجھونگی کہکے سو رہی وہ
خلوتخانے سے باہر آئی
جانا ہمراہ صاحب تاج
جسوقت چلا پری کا مانوس

رانی کی وہ قہر حکم رانی
چیرا دست کا وہ آپ آنا
بے تیرے تھی مرگ زندگانی
پیاری یہ نہیں حنائی چنگال
زلفون پہ نہیں یہ ہاتھ ڈالا
بگڑی وہ کہ چل بنا نہ باتیں
تلوونسے ترے حنا لگی تھی
پتھر کی اگر کہون تو بن ہون
آسایش جان نہ تندرستی
قسمت سے مفر ہے اب نہ ہا ہو
تم تو کرو شادی ہم کریں رنج
وہ معتمد اس کے پاؤں چھو کر
بستر پہ تھی شکل نقش دیبا
سوئی تو تھی انتظار میں وہ
سوخفتہ نصیبی اپنی جانی
دونو تھے تصورون میں کامل
پر دل جو ملا نہ تھا جدا تھے
چپکی ہوئی بیٹھے وہ دلگیر
غفلت آئی تو سو گئی وہ
یہ جاگے ہوئی وہ فتنہ بیدار
جانا کہ کہین ہے عشق بازی
وقت سحر اسکو پا کے رانی
دربانون کے پاس در پہ آئی
سائے کی طرح سے ساتھ رہنا
سایہ سے پس قدم رہا سون

من بیچے اپنا قید ہونا
سب کہ کے کہا خدا ہے دانا
غم تھا کہ تیرے قدمسے چھوٹا
ہاتھ ایسے ملے کہ ہو گئے لال
کالے ڈسین بال اگر چھوئے ہون
مجھسے کوئی سیکھے ایسی گھاتین
ننگ آیا تو دیکھ قید خانہ
فولاد جگر کہو تو میں ہون
اس تنگ قفس کو سمجھی ہون باغ
پتھر کے تلے دبا ہے دامن
راضی مین خدا کی جو رضا ہو
اٹھا چھاتی پہ رکھ کے پتھر
نیند آئی جو تھی بصد قدورت
جاگی تو ملا کنار میں وہ
تھے صبح سے دونون شاہ جوان
خلوت خانہ تھا گوشہ دل
کروٹ لیکر وہ غنچہ لب ہو
آئینہ کی پشت پر تھی تصویر
غافل اسے چھوڑ کر اٹھا یہ
دیکھا تو تھا تکیہ جائے دلدار
اس رات کو چپکی ہو رہی وہ
ہم بستر خواب سرگرانی
حکم ان کو دیا کہ شام کو آج
جو آنکھ سے دیکھنا وہ کہنا
وہ مٹھ وہ پری مقام دیکھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

وہ برج وہ مہ تمام دیکھا — ایک ان میں سے رانی پاس آیا — کی عرض کہ لو سراغ پایا!
صورت یہ ہے جو نگاہ کی ہے — ایک مٹھ میں مورت اک پری ہے — آنکھوں سے اُس انجمن کو دیکھا
یکجا بت و برہمن کو دیکھا — لعل و گوہر ایک درج میں ہے — شمس و قمر ایک بُرج میں ہے
آنکھ اسکی یہ سن کے خون میں ڈوبی — مریخ بنی وہ ماہِ خوبی — یاں اس نے کہا وہ برج کھدواؤ
واں بولی بکاولی کہ لو جاؤ — یاں سے چلے لوگ دانسے وہ زار — لپکا یہ اِدھر اُدھر وہ خونخوار
اوڑھا وہ مٹھ حباب آسا — پھوڑا جلے دل کا آبلہ سا — شہزادے کے آگے بیچا نے
انعام دیا کھلے خزانے — پاس اسکا ذرا نہیں کیا کچھ — اور اُس سے کہا کہ لو سنا کچھ
بنیاد فساد کھود ڈالی — جاسوسوں نے کھود کر نکالی — غائب رہتے تھے روز شب بھر
اب دیکھو گے جا کے خاک پتھر — سنتے ہی وہ بے قرار لپکا — دوڑا بے اختیار لپکا!
دیکھا تو وہ ماہ روز وہ برج — وہ لعل گران بہا نہ وہ درج — شور اس نے کیا کہ کیا یہ شر ہے
آواز آئی کہ بے خبر ہے — بنیاد برافگنی کی بانی — ہے سوت مری تری وہ رانی
کھدوا جب اُس نے مٹھ بصد جور — رہنے کو ملا ہمیں مکان اور — واں ٹھوکریں کھانی سخت تھیں تنگ
سنگت بجائے خویشتن سنگ — ہونا تھا یہی تو شکوہ کیا ہے — جا کچھ دنوں صبر کر خدا ہے
حیرت زدہ چپ خموش سنسان — ٹوٹا ہوا دل بندھا ہوا ہیان — آیا تو ہنسی وہ سوخ رانی
گویا وہ ہوا بخوش بیانی — تقدیر کو گل کھلانا تھا یوں — تو خار سے بیج کن ہوئی کیوں
دوران کا تھا انقلاب منظور — مختار خدا ہے بندہ مجبور — اس دن سے ہوا وہ اس سے مانوس
راتوں کو رہے وہ شمع فانوس — جب کامراد ہوئی وہ رانی — گذری بہزار کامرانی

پیدا ہونا بکاولی کا دہقان کے گھر میں اور جوان ہو کر ملنا تاج الملوک سے

نقطوں سے ہے اب قلم کا دہقان — صفحے کی زمین پہ دانہ افشان — جب مٹھ کی رہی نہ بیخ و بنیاد
جیسے ہو گرد باد برباد — دہقان نے نئے زمین جوپا — سرسوں کا کھیت انہوں نے بویا
جب چین سے کر چکے تردد — کھیتی کی ہوئی زمین پر واشد — دہقان کے زوجہ کو کھلے بھاگ
کھانے لگی نوچ نوچ کے ساگ — کھاتے ہی حمل پڑا دھنگ پایا — سرسوں سا ہتھیلی پر جم آیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی
سرسون آنکھوں میں سب کی پھولی
ایام مقرر ے گذر کر

پیدا ہوئی اک حسینہ دختر
صورت میں پری جمال میں حور
فلفل سے وہ مہ تھی پیش کافور

مشہور ہوئی وہ ماہ پارہ
لوگ آنے لگے پئے نظارہ
وہ منتظر ظہور نیرنگ

یعنے تاج الملوک دل تنگ
چرچا سن کر چلا کہ دیکھوں
دیکھا تو کھپا نظر میں افسوں

جانا کہ پری وہ سوختہ تن
سلپچے میں سے ڈھل کے نکلی کندن
چہرے سے پری کا ڈھنگ پایا

اندر کا وہ قول یاد آیا
دہقان سے کہا کہ سیم و زر ہے
دولت صدقے یہ سیم بر ہے

دہقان نے کہا کہ میری صاحب
یہ باتیں تمہیں نہیں مناسب
دختر جو پسند مہ لقا ہے

بکتی نہیں لعل بے بہا ہے
پھل سے نہیں پیڑ کو سروکار
جبتک کہ ہو کام کا نہیں بار

سمجھا کہ وہ میوہ ہے ابھی خام
عورت ہو جوان تو نکلے کچھ کام
یہ سوچ کے گھر پھرا وہ دلسوز

آیا کیا اس کو دیکھنے روز
دن دن اُسے ہو گیا قیامت
بوٹا سے بڑی وہ سرو قامت

چلتی تو زمین میں سرو گڑتے
باتیں کرتی تو پھول جھڑتے
خواہان ہوئے ہم وقار اُسکے

دہقان ہوئے خواستگار اس کے
کہ ببیرو برگی اپنی دہقان
بولا کہ ہے رب کے ہاتھ سامان

شہزادے نے ایک دن پھر آکر
شادی کو کہا حیا اٹھا کر
دہقان نے کہا کہ یا شہنشاہ

تم کوہ وقار ہیں پرکاہ
صحبت ہے برابری میں زیبا
نسبت ہے برادری میں زیبا

دہقان زادی وہ بے محابا
بول اٹھی کس آن سے کہ بابا
خواہان سے مر نہ ہو تو ناخوش

ہے دختر زر نصیب مے کش
مطلب کو سمجھ کے گھر پھرا وہ
وقت آنے کا منتظر رہا وہ

یاں تو یہ حساب کرتا تھا سن
وان لوگ ارم کے گنتے تھے دن
گذرا بارے جو عہد سختی

آئے ایام نیک بختی
دختر وہ پکڑ کے باپ کا ہاتھ
پچھواڑے مکان کی لیگئی ساتھ

وہان تھا کسی وقت کا دفینہ
دکھلا کے کہا کہ لے خزینہ
کہنا نہ کسی سے میں پری ہوں

تو کیا جانے بکاولی ہوں
اک آدمی زاد کی بدولت
لائی ترے گھر میں مجھ کو قسمت

ناگاہ سمن پری کے تخت
وارد ہوئی اور کہا کہ درخت
رخت اس نے سمیٹ کے تخت اُڑایا

دامان نظر سے منہ چھپایا
چترا وت کا محل جدھر تھا
سو تھا جس رخ وہ سیمبر تھا

وان جا کے ہوئی وہ نور آگین
پروانے کی اپنے شمع بالیں
بیدار کیا وہ ماہ پیکر

جاگا تو آفتاب سر پر
اُٹھا جو وہ کہ کے آؤ جانی
آواز سے چونک اُٹھی وہ رانی

منہ دیکھتے ہی بکاولی کا
سایہ اُسے ہو گیا پری کا
بولی وہ بکاولی سیانی!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے سوت مری بھی وہ رانی
بولا کہ وہ لونڈی ہے تمہاری
یہ کہہ کے اُسے کہا کہ پیاری

چوٹی سے مری تو ہاتھ اُن کے
چل آگے چلا میں ساتھ اُن کے
رانی نے کہا کہ گو یا ہے غیر

میں تری ہوں تو کسی کا ہو خیر
یہ بات بکاولی کو بھائی
شہزادے کیساتھ اُسے بھی لائی

اُڑتے ہی وہ تخت سحر آگیں
کیا دور تھا گلشن بکارین
مدت کے جو بعد گھر میں آئے

کھوئے ہوئے جیسے سب نے پائے
فردوش کی بیسوا وہ دلبر
محمودا دیونی کی دختر

چترا وت چترسین کی جان
آرام ارم بکاولی جان
ان چاروں میں ایک مست باد

پورب کا بادشاہزادہ
پانچوں سر پنجۂ وفا تھے
یا خمسۂ مطلع صفا تھے

ہوتے ہی حواس خمسہ مجموع
آمد ہوئی اقربا کی مسموع
فیروز شہ وجمیلہ دانا

حسن آرا اور روح افزا
پورب کا بادشاہ وشادبانو
اطراف سے مملکت کے مین تو

ہو جو آیا بلا تکلف
کب قافلہ سے ملا وہ یوسف
سلطانون کی قدردانیان کہین

مہمانون کی میزبانیان کہین
چندے رہا مجمع بدونیک
رخصت ہوا رفتہ رفتہ اک ایک

روح افزا سے بکاولی کو
لفت تھی روکی دل لگی کو
رکتا ہوا اس پری کا مشکل

یہ دل لگی اب لگائیگی دل
. . . . . .
. . . . . .

عاشق ہونا بہرام وزیرزادہ تاج الملوک کا روح افزا پری پر اور شادی ہونی بکاولی کی سعی سے اور کامیاب رہنا

جب ختم پہ داستان آئی
یوں شاخ قلم شگوفہ لائی
روح افزا کو بکاولی نے

روکا جو یہان کئی مہینے
اک شب کہ وہ زلف مہ خان تھے
یا آتش مہر کا دخان تھے

وہ مست مئے فسانہ گوئی
مہتابی سی چاندنی پہ سوئی
سلطان کا وزیرزادہ بہرام

گلگشت چمن میں تھا گل اندام
لٹکی دیکھی پری کی چوٹی
ناگن سی اس کے دل پہ لوٹی

کھٹکے سے مگر بکاولی کے
بھاگا سائے سوا اُس پری کے
جب کاکل شب سے رخ خورشید

تابان ہوا بہر چشم امید
دیکھا تو وہ ماہ نو کا تھا برج
رکھتا تھا دُر یگانہ وہ درج

بیتابی نے کچھ قرار پایا
مجبوری میں اختیار پایا
مہتابی پہ چاندنی جب آئی

سائے نے پری پہ کی چڑھائی
اُس فتنہ کی خوابگاہ تک آیا
مانندہ سہاوہ مہ تک آیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تجویز یہ تھا گھات گون کی ناگاہ وہ مست خواب چونکی آغوش کی موج سے وہ فی الفور
مچھلی سی نکل گئی تڑپ کر پیچھا کئے صحن تک وہ آیا مہتاب کے پیچھے جیسے سایہ
ملتی اُسے خاک وہ ہوائی النسان کو پری نہ ہاتھ آئی ہوتے ہی سحر وہ روح افزا
رخصت ہوئی گھر کو رکھ کے پردا معشوق سے رہ گیا جو ناکام تھا غم سے کنار گور بہرام
تنہا وہ سمن پری تھی اک روز قدموں پہ گرا کہا بصد سوز دل سے ہوں فدائے روح افزا
مرتا ہوں برائے روح افزا بولی وہ ارے بشر سڑی ہے روح افزا کیا بکا دلی ہے
شہزادے کو ڈھنگ کہ نہ تو چل مہتائے فلک نہ ہوگا بادل بولا وہ کہ مجھ سے اس سے ہے راہ
شبنم کی ہے آفتاب کو چاہ واقف تھی پری کے دیس سے وہ سے پہنچی زمانے بھیس سے وہ
فردوس میں مالن ایک تھی حور گل چہرہ پری نبفشہ مشہور پوشیدہ گھر اسکے لائی اسکو
منہ بولی بہن بنائی اس کو فردوس کے سیر کے بہانے چھوڑا منزل پہ راہنمانے
روح افزا کیلئے بنفشہ گلدستہ بنائی تھی ہمیشہ حاجت گو ذرا گئی جو باہر
بہرام نے پشت آئینہ پر تحریر کیا کہ بے مروت آئینہ ہے تجھ پہ میری صورت
افسوس مجھے تو آرزو ہو اور آئینہ تیرے روبرو ہو لیکن تو زلسکہ خود نما ہے
خود بینی سے جو کرے بجا ہے یہ لکھ کے ہٹا تو مالن آئی گلدستہ پری کے پاس لائی
روح افزا کا سنگار کر کے خود اس کی ہوئی جو پیار کر کے اُلٹا اُسے آئینہ دکھایا
خط سمجھی وہ کاکلون کا سایہ مضمون جو پڑھا پری تھی دانا نقش عمل نگار خانہ!
مشاطہ کو دیکھ کر اکیلی بولی کہ بتا ڈ یہ پہیلی ہاتھ آکر جو نہ پائی وہ کون
ہو کر جو نظر نہ آئے وہ کون سوچی تو نہ بوجھی وہ کہا کل کہ دونگی یہ کہ کے آئی ہیکل
بہرام اس سوچ کو سمجھ کر بولا کیا ہے کہا اُلجھ کر وہ جانتا تھا نہ اس کو سوجھی
بولا تو بات کیا ہے اچھی ہاتھ آکے نہ پائے جو مجذوب ہو کر نہ دکھلائی دے وہ محبوب
وہ سن کے جو دوسرے دن آئی تقدیر سنی ہوئی سنائی سمجھی وہ کہ پوچھ آئی ہے یہ
پوچھا کس نے بتائی ہے یہ بولی وہ کہ ہاں مجھے نہ سوجھی منہ بولی بہن نے میری بوجھی
روح افزا نے کہا کہ نادان ہمراہ اُسے کیوں نہ لائی تو یاں بولی وہ ابھی چلی میں لائی
جا کر طلبی اُسے سنائی اُس مژدہ کا منتظر ہی تھا وہ ساتھ اس کے زمانے میں گیا وہ
مرد کا لباس تھا زنانہ دھوکا کچھ کھا گئی وہ دانا پوچھا کہو نام کیا کہا ننگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پوچھا کہ نشان کہا دل تنگ — یہ سنکے اشارے سے بٹھایا — بادام بنفشہ کو دیکھایا
وہ سمجھی کہا یہ پردہ پوشی — گندم کے بہانے جو فروشی — بہرام ہے تو ارے وہی چور
رہ تجھ کو بناؤں سحر سے گور — بدیمن سمجھ کے گور کا نام — پنجرہ اک لائی وہ گل اندام
طوق اُس کو طلسم کا پہنایا — قمری اسے سرو سے بنایا — دن بھر تو وہ فاختہ پڑھائی
شب کو اُسے آدمی بناتی — عمار تھی اک خواص اُسکی — دمساز تھی وقت خاص اُسکی
اک دن پنجرہ اُڑا کے لائی — حسن آرا کو وہ کل سمجھائی — کھولا جو وہ بند سحر بنیاد
دیکھا تو مجسم آدمی زاد — گستاخ جو اُس بشر کو پایا — غصہ غضب اُس پری کو آیا
لوگوں سے کہا ہٹاؤ اس کو — آتش کدہ میں جلاؤ اسکو — لوگ اس کو لے چلے جلانے
تقدیر کے سنتے کارخانے — شہزادہ بکاولی کے ہمراہ — گذرا اُسی راستے سے ناگاہ
دیکھا تو وزیر زادہ بہرام — پوتے میں تھا شکل نقرہ خام — جلنے سے پناہ دیکے اُس کو
فردوس میں آئے لیکے اُس کو — زندہ اُسے پا کے حسن آرا — بولی کہ یہ چور ہے ہمارا
قابل یہ جلانے کے ہے فاسق — روح افزا کا ہوا ہے عاشق — بولی وہ بکاولی کہ قربان
یہ کون سی جہنم ہے چچی جان — پیاری کا جو اپنی ہو پیارا — کیونکر ستم اُس پہ ہو گوارہ
حسن آرا نے کہا بجا ہے — تم کیوں نہ کہو کہ خود کیا ہے — بولی وہ پھر عبث ہے انکار
جب عیب نہ تھا تو اب ہے گیا عار — کیا کہتی وہ دم بخود سناکی — سوچی سمجھی رضا خدا کی
مرسوم تھے جسطرح کے انداز — شادی کا خوشی خوشی کیا ساز — دو ساز طرب ملے خوش آہنگ
دو راز ادب کھلے بصد ننگ — شادی جو ہوئی تو غم ہوا دور — فردوس سے گھر کو آئی وہ حور
گلزار جواہرین میں آکر — آباد ہوئی وہ یاسمن بر — حاصل ہوئی اُن گلو نکو بیخار
سیر شب زلف صبح رخسار — جسطرح اُنہیں بہم بلایا — بچھڑے ہوئے سب ملین خدایا

تمت

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشر و تاجران کتب کشمیری بازار بل روڈ لاہور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri